نظر ثانی شدہ جدید ایڈیشن

آئینۂ اصولِ حدیث

حصہ اول

مفتی محمد انعام الحق قاسمی

دارالعلوم عالی پور، گجرات (انڈیا)

ناشر

کتاب کا نام	:	آئینۂ اصولِ حدیث (حصہ اول)
نام مرتب	:	مفتی محمد انعام الحق نقشبندی (سیتامڑھی)
تاریخ اشاعت	:	فروری ۲۰۰۵ھ
باہتمام	:	احباب زمزم پبلشرز
کمپوزنگ	:	
سرورق	:	



فہرست مضامین

☆ ☆ ☆ ☆

اظہار حقیقت

رہبر شریعت حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری زید مجدہ

مدارس عربیہ کے موجودہ نصاب میں صرف ایک کتاب ''شرح نخبۃ الفکر'' پڑھائی جاتی ہے۔ وہ بھی بعض مرتبہ تعلیمی سال کے بالکل آخر میں جب کہ مقررہ نصاب مکمل کرانے کی ہماہمی میں مدرس ہوتا ہے، اس وقت یہ کتاب شروع کرائی جاتی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کا جو مقصد ہے وہ پورے طور پر حاصل نہیں ہو پاتا اور طالب علم دورۂ حدیث ایسی حالت میں پڑھتا ہے کہ علم حدیث کی اصطلاحات سے عموماً ناواقف ہوتا ہے۔ نیز اس فن کی بنیادی اصطلاحات اور اس کی تعریفات جو علم حدیث پڑھنے والے کو ازبر ہونی چاہئے وہ ازبر تو کیا ہوتی سرے سے معلوم ہی نہیں ہوتی۔ اس لیے ضرورت تھی کہ طلباء درجۂ مشکوٰۃ میں پہنچیں اس سے پہلے ہی کوئی ایسا مختصر رسالہ اس فن کا پڑھا دیا جاتا، جس میں یہ تمام اصطلاحات مختصر مرتب ومہذب انداز میں سمولی گئی ہوں۔ اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے ''مولانا مفتی انعام الحق صاحب زید مجدہم'' نے ایک مخصوص نداز سے دو حصوں میں یہ تمام معلومات مرتب ومہذب فرمائی ہیں، میں نے حصۂ اول کے عنوانات کو سرسری طور پر دیکھا، میرا اندازہ ہے کہ انشاء اللہ یہ دونوں رسالے مندرجہ بالا خلا کو پُر کرنے کا کامیاب ذریعہ ثابت ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا موصوف کی ان مساعی جمیلہ کو حسن قبول عطا فرما کر اس فن کے پڑھنے پڑھانے والوں کے لیے مفید وبارآور بنائے۔

آمین یارب العالمین

حضرت صدر مفتی: **احمد خانپوری** زید مجدہ
نائب شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات
مورخہ: ۲۸/ جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

تائیدوتوثیق

صاحب علم وفضل نمونۂ سلف حضرت اقدس
مولانا اکرام علی صاحبؒ

اصول حدیث کا فن جتنا مشکل ہے اس لحاظ سے نصاب میں کتاب بہت کم پڑھائی جاتی ہے، نئے فن کی اصطلاحات کو سمجھنے اور یادرکھنے کے لیے مختلف کتابوں کو پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے علماء نے طلبہ کے مزید افادہ اور مشق وتمرین کی غرض سے اردو میں مختلف رسالے لکھے ہیں، اگر طلبہ ان کتابوں سے استفادہ کریں تو اچھی مشق ہو جائے اور ضروری اصطلاحات تکرار کے بعد محفوظ ہوجائیں۔

پیش نظر کتاب اسی مقصد سے فاضل نوجوان استاذ حدیث دارالعلوم عالی پور گجرات مولانا انعام الحق سلمہ نے لکھی ہے، مولانا موصوف نے مسائل کو ذہن نشیں کرنے کے لیے جن مختلف تعبیرات کو اختیار کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ طلبہ ومدرسین کو اس سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ میں نے اس کتاب کے اکثر حصہ کو دیکھا اور موصوف کی محنت وکاوش اور عرق ریزی سے متأثر ہوا۔

(حضرت علامہ مولانا) محمد اکرام علی غفرلہ
شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات

رائے بےنظیر

ماہر علم وفن حضرت مولانا شیر علی صاحب زید مجدہ

مصنف نے جس سہل انداز میں حدیث کے اصول کو بیان کیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ طریقۂ تعلیم جو طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہو اس پر ان کی خوب نظر ہے، اسی کے پیش نظر یہ رسالہ تدریجی انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اور کوشش یہ کی ہے کہ طلبہ کو پہلے صرف اصطلاحات ضبط ہوجائیں، اور اس کے بعد تعریف وحکم یاد ہوجائیں اور پھر دوسرے حصہ میں مکمل تفصیلات کے ذریعہ بصیرت پیدا ہو۔ مجھے یہ طریقہ بہت پسند آیا۔

میری رائے ہے کہ پہلا حصہ مشکوۃ شریف کی جماعت کو یاد کرادیا جائے اور دوسرا حصہ جو تفصیلی ہے وہ مطالعہ میں رکھا جائے تو طلبہ کے لیے یہ بہت مفید ہوگا۔

(حضرت مولانا) العبد شیر علی غفرلہ
شیخ الحدیث فلاحِ دارین ترکیسر، سورت (گجرات)

تأثراتِ قلب

فقیہ زماں حضرت اقدس مفتی محمد حنیف صاحب زید مجدہ السامی

سرسری ہی سہی کتاب کے تقریباً کل ابواب، عنوانات پر نظر ڈالی ہے اس سے لزوماً اس ناکارہ پر جو اثر ہوا وہ یہ ہے کہ کتاب ضرورت اور فن دونوں لحاظ سے مختصر ہونے کے باوجود "**خیر الکلام ما قل و دل**" کا مصداق ہے۔ بہرحال کتاب اپنے موضوع میں بزبان عربی نہ سہی، لیکن بزبان اردو منفرد اور بے مثال ہے۔ خدا کرے اکابر (اساتذہ) اور اصاغر (تلامذہ) دونوں اس طرف توجہ فرمائیں۔

تصدیق متین

حضرت اقدس مولانا عبدالمنان صاحب زید مجدہ السامی

ہونا یہ چاہئے تھا کہ اصول حدیث کو مرحلہ وار پڑھایا جاتا، اصول از بر کرائے جاتے، لیکن وقت کی کمی کے ساتھ ساتھ اس درجہ کی سہل کتابوں کی بھی کمی رہی۔

جناب مولانا محمد انعام الحق صاحب نے اپنے درسی تجربہ کی بناء پر طلبہ کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس اہم اور ضروری رسالہ کے لیے قلم اٹھایا اور مرحلہ وار اصول حدیث کے لیے یہ رسالہ مرتب فرمایا۔

امید ہے کہ نخبۃ الفکر سے قبل پنجم میں اس کو پڑھا دیا جائے، اور ششم میں نخبۃ الفکر کو پڑھا دیا جائے تو انشاء اللہ طلبۂ عزیز کو اصطلاحات واصول حدیث برزبان ہو جاویں گے، اور اس فن کے اندر بھی طلبہ عزیز کو اصول فقہ کی طرح بصیرت حاصل ہو جائیگی۔

(حضرت اقدس مولانا) عبدالمنان غفرلہ (زید مجدہ) سیتامڑھی

کلمات بابرکت

حضرت اقدس مولانا ومفتی ابوالقاسم صاحب زید مجدہ السامی

ضرورت تھی کہ منتہی درجات سے قبل اصول حدیث کو آسان اسلوب میں اس طرح طلبہ کو ذہن نشین کرا دیا جائے کہ وہ فن کی اصطلاحات اور حدیث پاک کے درجات سے بخوبی آشنا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مفتی انعام الحق صاحب قاسمی کو کہ انہوں نے اس ضرورت کی تکمیل کا بیڑہ اٹھایا اور انتہائی مفید کتاب مرتب فرمائی، بندہ بھی ان اکابر کی آراء سے اتفاق کرتے ہوئے مصنف کتاب کو مبارکباد دیتا ہے، اور کتاب کی افادیت اور مقبولیت کے لیے دعا گو ہے۔

(حضرت مولانا ومفتی) ابوالقاسم نعمانی بنارسی غفرلہ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی زید مجدہ (مرادآباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''آئینۂ اصولِ حدیث'' سرسری طور پر دیکھنے کا اتفاق ہوا، اگر یہ کتاب مشکوٰۃ کے سال سے قبل پنجم یا ششم کے طلبہ کو یاد کرائی جائے تو نخبۃ الفکر کے سمجھنے میں نہایت معین ثابت ہوگی اور ہمارے طلبہ میں اصول حدیث اور محدثین اور رواۃ کے حالات سے متعلق جو انحطاط ہے انشاء اللہ وہ ختم ہو جائیگا اور طلبہ کو فن حدیث میں اچھی مناسبت پیدا ہو سکتی ہے اور محدثین و رجال سے واقفیت کا جذبہ ابھرنے کا ذریعہ ہوگا اللہ پاک اس کتاب کو اہل علم کے حلقہ میں قبولیت کا شرف اور مولانا موصوف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

انکشافِ حقیقت

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی البرنی نوراللہ مرقدہ

ہمارے محترم دوست انعام الحق صاحب قاسمی مدرس دارالعلوم عالی پور دام مجدہم نے اصول حدیث پر ایک رسالہ لکھا ہے جو طرز اختیار کیا ہے، اس میں جامعیت بھی ہے اور تسہیل بھی، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کو طلبۂ علوم حدیث کے لیے نافع اور مفید بنائیں گے۔ **واللہ الموفق والمعین وھو المیسر وعلیہ التکلان** (۱)

(۱) حضرت والا کی حیات میں حضرت کے درِاقدس پر حاضر ہوا تھا، اس وقت حضرت نے یہ تحریر عنایت فرمائی تھی، اب یہ کتاب اس وقت چھپ رہی ہے جب کہ حضرت کے وصال کو کئی سال ہو چکے۔

''پیغام بابرکت''

شیخ طریقت حضرت اقدس عارف باللہ مولانا محمد قمرالزماں صاحب زیدمجدہ

ماشاءاللہ آپ نے بہت ہی ضرورت کے وقت مصطلحاتِ حدیث پر قلم اٹھایا، جس سے بہت ہی مسرت ہوئی، آپ نے اس کا مسودہ پڑھنے کے لیے دیا اس کو سرسری طور سے دیکھا، اکثر علماء کی تقریظات دیکھی اس سے بہت اطمینان ہوا، نہایت ہی مفید رسالہ مرتب فرمایا ہے، اگر اس کو نخبۃ الفکر سے پہلے پڑھادیا جائے۔ بلکہ مصطلحات کو حفظ کرادیا جائے، تو حدیث پاک پڑھنے والے طالب علم کے لیے بہت ہی مفید وکارآمد ثابت ہوگا، انشاءاللہ العزیز۔

اللہ تعالیٰ اس کے قدر کی طلبۂ حدیث ہی کو نہیں، بلکہ اساتذۂ حدیث کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا محمد قمرالزماں صاحب زیدمجدہ

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا وقاری مظہر عالم صاحب زیدمجدہ العالی

اصولِ حدیث میں اب تک نخبۃ الفکر سرسری پڑھا کر طلباء کی علمی تشنگی بجھانے میں کما حقہ کامیابی نہیں مل پارہی تھی، جس کا احساس بہت سے اہل فن کو رہا، لیکن اس کی طرف رہنمائی اور سلسلہ وار اس فن کی آبیاری کی فکر غالباً مقدر تھی، عزیزم مولانا مفتی انعام الحق صاحب سلمہ کے حق میں جس کے لیے بڑی عرق ریزی سے موصوف نے کام کیا، میری دلی دعا ہے کہ جس طرح اس سے قبل موصوف کی چند کتابیں علمی دنیا سے حوصلہ افزائی کے خراج محبت حاصل کر چکی ہیں، یہ کتاب بھی مدارس اسلامیہ کے اساتذہ وطلباء کے لیے یکساں مفید ثابت ہو۔

(حضرت مولانا وقاری) مظہر عالم (صاحب زیدمجدہ العالی)

بانی ومہتمم دارالعلوم عزیزیہ میراروڈ ممبئی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمُقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

پیش لفظ

ہر فن میں آسان اور تدریجی انداز میں کتابیں موجود ہیں، جن سے طلبہ کو تدریجی طور پر فن سے ربط ومناسبت پیدا ہوجاتی ہے، اس کے برعکس اصولِ حدیث میں درجہ بدرجہ تدریجی انداز میں کتابیں نہیں ہیں، جب کہ اس اہم فن کا تقاضا تھا کہ مرحلہ وار کتابیں ہوتیں اور شرحِ نخبۃ الفکر سے پہلے استفادہ کرلیا جاتا۔

بندہ نے اس تالیف میں سہل ترین اور تدریجی انداز میں اصول حدیث کو دوحصوں میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ حصہ اول، دو باب پر مشتمل ہے، دونوں باب کی ترتیب و تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

بابِ اول

یہ باب اصول حدیث کا خلاصہ ہے جو ۳/سبق پر مشتمل ہے، اس خلاصہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ حدیث کی سات تقسیموں میں سے ہر ایک تقسیم اعتباری فرق کے ساتھ طلباء کو یاد ہوجائے اور نفسِ اصطلاحات اس طرح نوک زباں ہوجائیں کہ جب بھی کوئی اصطلاح اور نام آئے تو فوراً بتلادیں کہ حدیث کی کس اعتبار سے یہ کون سی قسم ہے۔

حدیث کی سب ہی قسموں کو ہم نے سات تقسیمات میں پرویا ہے، اور ان تقسیمات سبعہ کے لیے تین سبق متعین کئے ہیں، نیز اخیر میں سوالات بھی قائم کئے ہیں، تاکہ یادکرنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔

بابِ دوم

اس باب کا مقصد یہ ہے کہ اصول حدیث کے خلاصہ اور اجمالی خاکہ کی ترتیب پر، ہر ہر قسم کی تعریف وحکم اور مثال معلوم ہو جائے، تا کہ درس حدیث میں جب بھی کوئی قسم آئے، تو فوراً ذہن اس کی تعریف اور حکم وغیرہ کی طرف مبذول ہو جائے۔ اس باب میں تفصیلات اہم مضامین وفوائد اور ذیلی اقسام مذکور نہیں ہیں، کیوں کہ اس باب کا مقصد صرف اور صرف اجمالی خاکہ کے مطابق ہر ایک کی تعریف وحکم ذہن نشین کرانا ہے، البتہ مذکورہ چیزیں حصہ دوم میں موجود ہیں۔

حصۂ اول پینتیس اسباق پر مشتمل ہے، چند اسباق کے بعد سوالات مذکور ہیں اور جا بجا نقشہ بھی، متوسط ذہن کو سامنے رکھ کر اسباق متعین کئے گئے ہیں۔ اور اکثر وبیشتر ہر سبق ایک صفحہ پر ہی لانے کی کوشش کی ہے، نیز اسباق میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش بھی رہی ہے، لیکن چوں کہ ایک مضمون کو دوسرے مضمون سے حتی الامکان جدا جدا بھی رکھنا تھا، اس بناء پر بعض اسباق میں توازن برقرار نہ رہ سکا، حسب استعداد مقدار خواندگی متعین کی جا سکتی ہے۔ اصولِ حدیث کے اسباق مکمل ہو جانے کے بعد سوال وجواب کے انداز میں کچھ مفید باتیں بھی مذکور ہیں۔

اخیر میں ہم ان حضرات اہل علم اور اکابر کے ممنون ومشکور ہیں، جنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے اس کتاب کو زینت بخشی، اس حصہ میں حضرات اکابر کی تقریظات اختصار کے ساتھ شامل کی گئی ہیں، جب کہ دوسرے حصہ میں حتی الامکان مکمل شامل ہیں۔

(مفتی) محمد انعام الحق قاسمی
حسن پور بر ہروا، باج پٹی سیتامڑھی
دارالعلوم عالی پور، نوساری (گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

درس ۱

تقسیم اوّل

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) متواتر (۲) مشہور (۳) عزیز (۴) غریب

تقسیم ثانی

راویوں میں پائی جانے والی صفات کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مقبول (۲) مردود

حدیث مقبول کی تقسیم اول

راویوں میں فرق مراتب کے لحاظ سے حدیث مقبول کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) صحیح لذاتہٖ (۲) صحیح لغیرہ (۳) حسن لذاتہٖ (۴) حسن لغیرہ

حدیث مقبول کی تقسیم ثانی

حدیث میں باہمی تعارض ہونے نہ ہونے کے لحاظ سے حدیث مقبول کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) محکم (۲) مختلف الحدیث (۳) ناسخ (۴) منسوخ
(۵) راجح (۶) مرجوح (۷) متوقف فیہ

حدیث مقبول کی تقسیم ثالث

مضمون یعنی کسی لفظ یا جملے کی زیادتی کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱)مقبول (۲)محفوظ (۳)شاذ (۴)معروف (۵)منکر

درس ﴿۲﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

راویوں کی صفات کے اعتبار سے حدیث کی دوسری قسم، مردود ہے، کسی بھی حدیث کے مردود (نا قابل عمل) ہونے کے بنیادی سبب دو ہیں۔

(۱)سقطِ راوی (۲)عیب راوی

راوی کے ساقط ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے حدیث مردود کی سات قسمیں ہیں۔(۱)

(۱)متصل (۲)مسند (۳)معلق (۴)مرسل

(۵)معضل (۶)منقطع (۷)مدلس

عیب راوی

راویوں میں پائے جانے والے عیب کے لحاظ سے حدیث مردود کی دس قسمیں ہیں۔

(۱)موضوع (۲)متروک (۳)منکر (۴)معلل (۵)مقلوب (۶)مضطرب (۷)مصحف (۸)مزید فی متصل الاسانید (۹)شاذ (۱۰)منکر

حدیث کی تقسیم ثالث

منتہائے سند کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱)حدیث قدسی (۲)مرفوع (۳)موقوف (۴)مقطوع

(۱)دفعِ اشکال کے لیے ص:۳۲ کا حاشیہ نمبر۲/دیکھئے۔

حدیث کی تقسیم رابع

سند میں واسطہ کی کمی اور زیادتی کے اعتبار سے دو قسم ہے۔(۱)عالی (۲)سافل

درس ﴿۳﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

تقسیم خامس

صیغِ ادا یعنی حدیث نقل کرنے کے اعتبار سے دو قسم ہے۔

(۱)مسلسل (۲)معنعن (۱)

تقسیم سادس

تحمل حدیث یعنی حدیث حاصل کرنے کے اعتبار سے حدیث کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱)سماع وتحدیث (۲)قراءۃ علی الشیخ (۳)مکاتبۃ (۴)مناولہ

(۵)وجادہ (۶)اجازت (۷)وصیت (۸)اعلام

تقسیم سابع

لطائف سند کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱)روایت الاقران (۲)روایت مدبج

(۳)روایت الاکابر عن الاصاغر (۴)روایت الاصاغر عن الاکابر

(۱)دفع اشکال کے لیے ملاحظہ ہو باب دوم تقسیم خامس

کتب حدیث کی تقسیم

جمع وترتیب کے اعتبار سے کتب حدیث کی چند قسمیں یہ ہیں:
جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مستخرج، مستدرک، اربعین وغیرہ

کتب حدیث کی تقسیم ثانی

صحیح وضعیف روایات پر مشتمل ہونے کے لحاظ سے کتب احادیث کے پانچ طبقات ہیں۔

سوالات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

(۱) حدیث کی تقسیم اول کس اعتبار سے ہے؟
(۲) متواتر کی تینوں قسم بتلائیے؟
(۳) حدیث کی تقسیم ثانی کس اعتبار سے ہے؟
(۴) تقسیم ثانی کی دونوں قسم بتلائیے؟
(۵) مقبول کی تقسیم اول کس اعتبار سے ہے اور کون سی؟
(۶) مقبول کی تقسیم ثانی کی اقسام بیان کریں؟
(۷) مقبول کی تقسیم ثالث کی قسمیں سنائیے؟
(۸) سقطِ راوی کے لحاظ سے حدیث کے اقسام بتلائیے؟
(۹) عیب راوی کے لحاظ سے حدیث کی قسمیں بیان کریں؟
(۱۰) حدیث کی تقسیم ثالث کس اعتبار سے ہے اور کون کونسی؟
(۱۱) نقل روایت کے اعتبار سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۱۲) تحملِ حدیث کی صورتیں سنائیے؟
(۱۳) ترتیب کے لحاظ سے کتب حدیث کے چند اسماء بتائیے؟
(۱۴) کتب حدیث کے کتنے طبقات ہیں؟

باب دوم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

درس ﴿۴﴾

حدیث کی تعریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل اور تقریر وحال کو حدیث کہتے ہیں۔

اصول حدیث کی تعریف: ایسے قوانین کے جاننے کا نام ہے، جن کے ذریعہ سند اور متن کے احوال معلوم ہوں۔

اصول حدیث کا موضوع: یہ معلوم کرنا کہ راوی اور روایت مقبول ہے یا مردود؟

غرض: اس فن کے ذریعہ صحیح اور غیر صحیح احادیث کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

غایت: احادیث صحیحہ پر عمل کرکے، سعادتِ دارین حاصل کرنا۔

سند: راویوں کے سلسلہ یعنی ناقلین حدیث کے حصہ کو سند کہتے ہیں۔

متن: سند کے بعد کا حصۂ کلام، یعنی سند کے بعد آنے والے کلام کو متن کہتے ہیں۔

طرق: طریق کی جمع ہے، چند سلسلۂ سند کو طرق کہتے ہیں۔

رواۃ: راوی کی جمع، روایت نقل کرنے والے کو کہتے ہیں۔

اخبار: خبر کی جمع ہے، حدیث کا مترادف ہے۔ (عندالاکثر)

اثر: حدیث موقوف اور مقطوع کو عموماً اثر کہتے ہیں، حدیث پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

درس ﴿۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

تقسیم اول

تعداد رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔(۱)

(۱)متواتر (۲)مشہور (۳)عزیز (۴)غریب

آخری تینوں کو خبر آحاد کہتے ہیں۔

خبر متواتر

وہ حدیث جس کے راوی، ہر زمانے میں اس قدر ہوں کہ عقل سلیم ان سب کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال سمجھے۔(۲)

خبر متواتر میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱)راویوں کی تعداد کثیر ہو۔

(۲)راویوں کی تعداد اس قدر ہو کہ، ان سب کا جھوٹ پر متفق ہونا یا اتفاقاً ان سب سے جھوٹ کا صادر ہونا عادتاً محال ہو۔

(۳)شروع سند سے لے کر آخر سند تک ہر طبقہ میں راویوں کی یہ کثرت تعداد موجود ہو۔

(۴)روایت کا تعلق کسی امر حسی سے ہو۔یعنی آخری راوی کسی چیز کا سننا یا دیکھنا بیان کرے کوئی عقلی اور قیاسی چیز نقل نہ کرے۔(۳)

حکم: حدیث متواتر سے علم قطعی بدیہی حاصل ہوتا ہے،اس کا منکر کافر ہوجاتا ہے۔

مثال:مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار . (۴)

(۱)بعض حضرات نے حدیث کی اولاً دو قسمیں کی ہیں، متواتر خبر واحد، پھر خبر واحد کی تین قسمیں کی ہیں۔(۲)متواتر کی دو قسمیں ہیں۔متواتر لفظی،متواتر معنوی،تواتر باب تفاعل سے بمعنی پے در پے آنے والا (۳)المنظومة البيقونية ص:۱۱۸، ۱۱۷ (۴)بخاری ص:۳۸،مسلم ص:۷۲۔

درس ﴿۶﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْهُ الْمُقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

خبر مشہور

وہ حدیث جس کے راوی ہر طبقہ میں، تین یا تین سے زائد ہوں مگر حدِّ تواتر سے کم ہوں۔

خبر مستفیض

حدیث مشہور ہی کو حدیث مستفیض کہتے ہیں۔لیکن ایک قول کے مطابق، مشہور عام اور مستفیض خاص ہے، وہ اس طرح کہ مستفیض وہ ہے جس کے راویوں کی تعداد، ہر طبقہ میں یکساں ہوں، کسی طبقہ میں کمی یا زیادتی نہ ہوئی ہو، جب کہ مشہور میں یہ قید نہیں۔(۱)

مثال: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.(۲)

خبر عزیز

وہ حدیث جس کے راوی کم از کم دو ہوں، خواہ ہر طبقہ میں دو ہی دو ہوں، یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہوگئے ہوں، البتہ کسی بھی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔

مثال: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.(۳)

خبر غریب

وہ حدیث جس کا راوی صرف ایک ہو،خواہ ہر طبقہ میں، یا صرف ایک طبقہ میں ایک ہو اور باقی میں زائد بھی ہوگئے ہوں۔

(۱)تحفۃ الدرر ص:۱۰۔(۲)مشکوٰۃ شریف ص:۱۵،تدریب ص:۱۰۱۔(۳)بخاری ص:۷۔

مثال: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ. (۱)

درس ﴿۷﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ.

خبرغریب کی قسم

خبرغریب کی دوقسمیں ہیں: (۱) غریب مطلق (۲) غریب نسبی

عام طور پر ان دونوں قسموں کو محدثین دیگر عنوان یعنی فرد مطلق اور فرد نسبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۲)

فرد مطلق: وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں غرابت ہو، یعنی طبقۂ تابعین میں، صرف ایک تابعی نے نقل کی ہو۔

فرد نسبی: وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں غرابت تو نہ ہو، البتہ اس کے بعد کسی بھی طبقہ میں، صرف ایک راوی نقل کرے۔

فائدہ: کبھی کبھی فرد نسبی راوی کی روایت کے لیے، کوئی دوسری تائیدی روایت ہوتی ہے، جس سے اس کی تقویت ہوتی ہے، ایسی تائیدی روایات دوطرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) متابع: وہ حدیث جس کے راوی لفظ ومعنی دونوں میں، یا صرف معنی کسی حدیث کے موافق نقل کرے، اور دونوں حدیث کسی ایک ہی صحابی سے منقول ہوں۔ (۳)

(۲) شاہد: وہ حدیث جس کو راوی لفظ ومعنی دونوں، یا صرف معنی میں کسی حدیث کے موافق نقل کرے، البتہ دونوں روایتیں دوصحابیوں سے منقول ہوں۔ (۴)

(۱) بخاری شریف: ۲۔ اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ سے صرف حضرت ابو صالح نے اور ان سے صرف حضرت عبداللہ بن دینار نے نقل کیا ہے۔ (۲) تیسیر ص: ۲۸ (۳) تیسیر ص: ۱۴۱ (۴) شرح نخبۃ الفکر ص: ۴۵۔ تیسیر ص: ۱۴۱۔

مشہور، عزیز اور غریب کا حکم

یہ تینوں ظنی الثبوت ہیں، ان سب سے علم ظن حاصل ہوتا ہے، البتہ ان میں فرق مراتب ہے کہ بوقت تعارض حدیث مشہور ان دونوں سے راجح ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

سوالات

(۱) حدیث کی تعریف کریں؟
(۲) اصول حدیث کی تعریف بتلائیے؟
(۳) حدیث کی غرض وغایت سنائیں؟
(۴) سند اور متن کس کو کہتے ہیں؟
(۵) طرق اور اخبار کی وضاحت کریں؟
(۶) حدیث متواتر کی تعریف کریں؟
(۷) متواتر کی شرائط اور حکم بتلائیے؟
(۸) حدیث مشہور کس کو کہتے ہیں؟
(۹) حدیث مستفیض کی تعریف کیا ہے؟
(۱۰) عزیز کی تعریف اور مثال بتلائیے؟
(۱۱) خبرغریب کی تعریف اور مثال بتلائیے؟
(۱۲) ان تینوں کا حکم بیان کریں؟
(۱۳) فرد مطلق، اور فردِ نسبی کس کو کہتے ہیں؟
(۱۴) متابع اور شاہد کی تعریف کریں؟
(۱۵) ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

درس ۸

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حدیث کی تقسیم دوم

کسی بھی روایت کے مقبول اور مردود ہونے کا تعلق، راوی کے حالات وصفات پر مبنی ہے، اگر مطلوبہ صفات موجود ہوں، تو معتبر ورنہ مردود، لہٰذا راویوں میں صفات کے لحاظ سے خبر واحد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مقبول (۲) مردود

خبر مقبول: وہ حدیث جس کے سبھی راوی معتبر اور ثقہ ہوں۔

خبر مقبول کی تقسیم

خبر مقبول کی تین اعتبار سے تین تقسیم کی جاتی ہے۔

(۱) راویوں کے اندر پائی جانے والی صفات میں فرق مراتب کے اعتبار سے۔

(۲) حدیث مقبول میں باہمی تعارض، ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

(۳) حدیث میں مضمون کی زیادتی ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔(۲)

حدیث مقبول کی تقسیم اول

راویوں کی صفات میں فرق مراتب کے اعتبار سے حدیث مقبول کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) صحیح لذاتہٖ (۲) صحیح لغیرہ (۳) حسن لذاتہ (۴) حسن لغیرہ

(۱) خبر واحد کے دو قسموں میں منحصر ہونے کی وجہ: راوی کی دو حالتیں ہونگی، یا تو راوی معتبر ہوگا، یا غیر معتبر، اگر اول ہے تو حدیث مقبول اور اگر ثانی ہے تو مردود، چوں کہ راوی کی یہی دو حالتیں ہوتی ہیں، اس بناء پر حدیث کی یہی دو قسمیں بنتی ہیں (۲) تحفۃ الدرر ص: ۱۹، ۲۱

درس ۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

صحیح لذاتہ

وہ حدیث، جس کے تمام راوی، عادل، تام الضبط ہوں، اس کی سند متصل ہو اور وہ معلل وشاذ نہ ہو۔

وضاحت: جس حدیث میں پانچ باتیں پائی جائیں، اس کو صحیح لذاتہٖ کہتے ہیں۔

(۱) تمام راوی عادل یعنی ثقہ اور معتبر ہوں۔

(۲) تمام راوی تام الضبط ہوں یعنی حدیث کو سند کے ساتھ خوب اچھی طرح یاد رکھتے ہوں، یا خوب اچھی طرح لکھ لیتے ہوں۔

(۳) اس حدیث کی سند متصل ہو، یعنی سند سے کوئی راوی چھوٹا ہوا نہ ہو۔

(۴) حدیث معلل نہ ہو، یعنی اس حدیث میں کوئی علت خفیہ نہ ہو، علت خفیہ سے مراد یہ ہے کہ حدیث بظاہر صحیح سالم ہو، مگر اس میں کوئی ایسی پوشیدہ کمزوری اور عیب ہو جو صحت پر اثر انداز ہو۔

(۵) شاذ نہ ہو، شاذ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کا راوی ثقہ تو ہے مگر اس کی روایت اوثق راوی کی روایت کے خلاف ہے۔(۱)

مثال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ. (۲)

حکم: صحیح لذاتہ پر عمل کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) تیسیر ص: ۳۵ (۲) بخاری شریف۔ تیسیر مصطلح الحدیث ص: ۳۶ (۳) مشکوۃ شریف میں صحیح سے مراد، وہ روایت ہے جو صحیحین میں موجود ہو اور حسن، یا حسان سے مراد: وہ روایت ہے جو سنن اربعہ میں ہو، یہ ان کی اپنی اصطلاح ہے، تدریب ص: ۸۴۔

درس ﴿۱۰﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً

حسن لذاتہ

وہ حدیث جس کا کوئی راوی خفیف الضبط ہو، البتہ صحیح لذاتہ کی باقی چار شرطیں اس میں موجود ہوں۔(۱)

وضاحت: یعنی اس راوی کی یادداشت، نسبتاً کمزور ہو، لیکن صحیح لذاتہ کی چار شرطیں (راوی کا عادل ہونا، سند کا متصل ہونا، سند کا علت خفیہ سے خالی ہونا، اور روایت کا شاذ نہ ہونا) پائی جاتی ہوں۔

مثال: اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ.(۲)

اس حدیث کے ایک راوی جعفر بن سلیمان ہیں جن کا حافظہ نسبتاً کمزور ہے، اس بناء پر یہ روایت حسن لذاتہ ہے۔

حکم: حجت ومستدل اور واجب العمل ہونے میں، صحیح لذاتہ کی طرح ہے، البتہ قوت میں اس سے کمتر ہے۔(۳)

صحیح لغیرہ

وہ حدیث جس کا کوئی راوی خفیف الضبط ہو، مگر وہ حدیث متعدد سند سے منقول ہونے کی بناء پر اس میں جو کمی تھی، اس کی تلافی ہو جائے۔(۴)

(۱) تحفۃ الدرر ص:۱۷ (۲) مشکوٰۃ شریف ص:۳۳۴، ترمذی شریف ص:۲۹۵۔ ترمذی میں اس حدیث کی سند اس طرح ہے: حدثنا قتيبة حدثنا جعفر عن ابی عمران ابی بكر بن ابی موسیٰ قال سمعت ابی بحضرة العد و قال قال الخ اس سند میں چاروں شرطیں بدرجہ اتم موجود ہیں، البتہ جعفر کا حافظہ کمزور ہے۔ (۳) تیسیر ص:۴۶ (۴) یعنی راوی کے حافظہ کی کمزوری سے جو کمی تھی متعدد سند سے منقول ہونے کی بناء پر اس کمی کی تلافی ہو جاتی ہو گویا جو حدیث حسن لذاتہ ہوتی ہے، وہی متعدد سند سے منقول ہونے کی بناء پر صحیح لغیرہ بن جاتی ہے۔

مثال: لَوْ لاَ اَنْ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلوٰةٍ.(۱)

اس حدیث کے ایک راوی، محمد بن عمرو ہیں، جن کا حافظہ کمزور ہے، لہٰذا اس حدیث کو حسن کہنا چاہئے، لیکن تعدد سند سے منقول ہونے کی بناء پر صحیح لغیرہ ہے۔

حکم: لائق عمل، قابل استدلال ہے، حسن لذاتہ سے اعلیٰ اور صحیح لذاتہ سے کمتر شمار ہوتی ہے۔

حسن لغیرہ

وہ حدیث جو ضعیف ہو اور اس کا ضعف تعدد سند کی بناء پر ختم ہو گیا ہو۔(۲)

مثال: اِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلیٰ نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَا لِكِ بِنَعْلَيْنِ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ. (۳)

حکم: حسن لذاتہ سے کمتر اور حدیث ضعیف سے برتر اور لائق استدلال ہوتی ہے۔

(۱) مشکوٰۃ شریف ص:۴۴۔ اس کی سند اس طرح ہے: عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة. الخ

(۲) یعنی وہی حدیث دوسری سندوں سے منقول ہو جس سے اس کا ضعف ختم ہو جائے، بشرطیکہ اس کا سبب ضعف، راوی کا خفیف الضبط ہونا، یا مجہول ہونا، یا سند کا منقطع ہونا ہو، تدریب ص:۹۰۔

(۳) مشکوٰۃ شریف ص:۲۷۷، ترمذی ص:۲۱۱۔ اس کی سند: عن عاصم بن عبيد الله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه الخ.

درس ﴿۱۱﴾

حدیث مقبول کی تقسیم دوم

حدیث مقبول میں باہمی تعارض ہونے، یا نہ ہونے کے اعتبار سے سات قسمیں ہیں، اسی کو بعض حضرات نے اس طرح تعبیر کیا ہے کہ حدیث مقبول کے قابل عمل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے سات قسمیں ہیں۔(۱)

(۱)محکم (۲)مختلف الحدیث (۳)ناسخ (۴)منسوخ

(۵)راجح (۶)مرجوح (۷)متوقف فیہ

محکم: وہ حدیث جس کے مقابلہ میں اسی درجہ کی کوئی دوسری معارض اور مخالف حدیث نہ ہو۔

مثال: لاَ تُقْبَلُ صَلوٰةٌ بِغَيْرِ طَهُوْرٍ وَّ لاَ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ.(۲)

مختلف الحدیث

وہ حدیث جو اسی درجہ کی دوسری حدیث کے معارض ہو، البتہ دونوں معارض حدیثوں میں جمع وتطبیق ممکن ہو۔

مثال: لاَ عَدْوىٰ وَلاَ طِيَرَةَ. نہ تو کوئی مرض متعدی ہوتا ہے، اور نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے۔(۳)

اس کے معارض حدیث: فِرَّ مِنَ الْمَجْزُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ. مجذوم سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔(۴)

(۱) تیسیر ص:۵۵ (۲) مشکوٰۃ ص:۴۰، ترمذی ص:۳ (۳) مشکوٰۃ شریف ص:۳۹۱ (۴) مشکوٰۃ شریف ص:۳۹۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرض متعدی ہوتا ہے، تب تو بھاگنے کا حکم ہے، تاہم دونوں میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرض ازخود سرایت نہیں کرتا اور دوسری کا مطلب یہ ہے کہ مشیتِ الٰہی ہو تو متعدی ہوسکتا ہے، تفصیل دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

درس ﴿۱۲﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ

ناسخ ومنسوخ

وہ متعارض احادیث جو صحت میں برابر ہوں، لیکن تطبیق ممکن نہ ہو، البتہ تاریخ سے ایک حدیث کا مقدم ہونا، اور دوسری کا مؤخر ہونا ثابت ہو جائے تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہیں گے۔

مثال: كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارِ.(۲)

راجح اور مرجوح

وہ متعارض احادیث جو صحت میں برابر ہوں، لیکن ان میں تطبیق ممکن نہ ہو اور نہ کسی کا مقدم ومؤخر ہونا معلوم ہو، البتہ کسی کو ترجیح دینا ممکن ہو، لہٰذا جس کو ترجیح دی جائے اسے راجح اور ثانی کو مرجوح کہیں گے۔

متوقف فیہ

وہ متعارض احادیث جو صحت میں برابر ہوں، لیکن نہ تو تطبیق ممکن ہو، نہ کسی کا مقدم ومؤخر ہونا معلوم ہو، اور نہ ہی ترجیح دینا ممکن ہو۔

حکم: جمع وتطبیق ممکن ہو، تو دونوں حدیث پر عمل کرنا واجب ورنہ ناسخ پر عمل کیا جائے گا، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حدیث راجح قابل عمل ہوگی اور اگر ترجیح بھی ممکن نہ ہو، تو توقف کیا جائیگا۔

درس ﴿۱۳﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

حدیث مقبول کی تقسیم سوم

ایک ہی روایت جب چند راوی سے مروی ہوتی ہے تو کبھی کبھی بعض راوی کی روایت میں کوئی لفظ یا جملہ زائد ہوتا ہے، اس زیادتی کے لحاظ سے یہ تقسیم ہے۔

زیادتی مضمون کے لحاظ سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱)

(۱)مقبول (۲)محفوظ (۳)شاذ (۴)معروف (۵)منکر(۲)

مقبول

ثقہ راوی، روایت میں کوئی ایسی زیادتی نقل کرے، جو اوثق راوی کے خلاف نہ ہو۔

مثلا: اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.(۳)

دوسرے راوی نے اضافہ کے ساتھ اس طرح کہا فَلْیُرِقْهُ کہ اس پانی کو بہادو، تو چونکہ یہ جملہ اوثق کے خلاف نہیں، اس بناء پر اس کو مقبول کہیں گے۔

(۱) بعض حضرات نے اس تقسیم کو اس طرح تعبیر کیا ہے کہ مخالفت رواۃ کے لحاظ سے پانچ قسمیں ہیں

(۲) علوم الحدیث ص:۱۹۴۔ وجہ حصر: حدیث میں زیادتی کی دو صورتیں ہیں، یا تو وہ زیادتی دوسری روایت کے خلاف ہوگی یا نہیں، اگر نہیں تو وہ مقبول ہے اور اگر خلاف ہو تو اس کی تین صورتیں ممکن ہیں، زیادتی کرنے والا اوثق ہوگا یا ثقہ، یا ضعیف، اگر اوثق ہے تو اس کی روایت محفوظ، اگر ثقہ ہے تو پھر دو صورتیں کہ اس کی زیادتی اگر اوثق کے خلاف ہے تو شاذ، اور ضعیف ہے تو منکر، تو چونکہ زیادتی مضمون کی یہی پانچ شکلیں بنتی ہیں، اس لیے پانچ قسموں میں منحصر ہیں (۳) مشکوٰۃ شریف۔

درس ﴿۱۴﴾

محفوظ

وہ روایت جس کا راوی اوثق ہو، مگر اس کی مخالفت ایسے راوی نے کی ہو جو ثقہ ہو یعنی ضبط واتقان میں اس سے کمتر نہ ہو۔

شاذ

وہ روایت جس کا راوی ثقہ ہو لیکن وہ اپنے سے اوثق، یا چند ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف روایت نقل کرتا ہو۔

مثال: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلیٰ یَمِیْنِهٖ. (۱)

یہ حدیث قولی ہے، لیکن اسی کو دوسرے چند ثقہ راویوں نے فعل نبوی کے طور پر ذکر کیا ہے۔(۲)

معروف

وہ روایت جس کو ثقہ راوی، کسی ضعیف راوی کی روایت کے خلاف نقل کرے۔

منکر

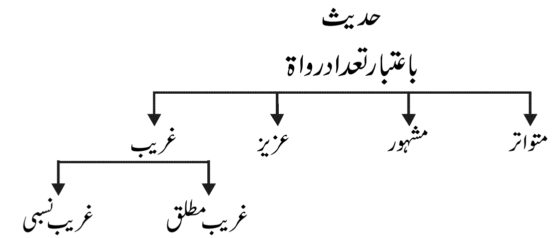
ضعیف راوی کی وہ روایت جو ثقہ کی روایت کے خلاف ہو۔

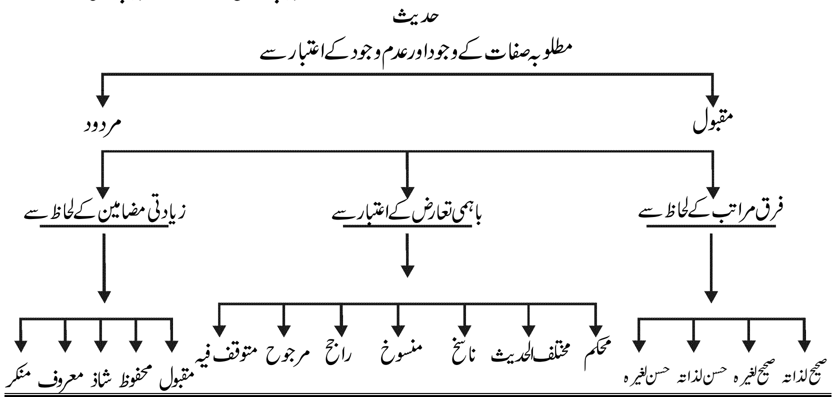
مثال: مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَی الزَّکٰوةَ وَحَجَّ الْبَیْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَی الضَّیْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.(۳)

(۱) مشکوٰۃ شریف ص:۱۰۶۔ ترمذی شریف ۹۶ (۲) اس کی سند اس طرح ہے: عن عبداللّٰہ بن زیاد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ الخ (۳) سند: عن حبیب بن حبیب عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الخ. اس روایت کو حبیب راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے قول ابن عباس کے طور پر نقل کیا ہے، لہٰذا یہ موقوف روایت معروف اور مرفوع روایت منکر کہلائیگی۔

سوالات

(۱) خبر مقبول کی تینوں تقسیم سنائیے؟
(۲) صحیح لذاتہٖ کی تعریف تفصیل سے بتلائیے؟
(۳) حسن لذاتہٖ کی تعریف بیان کریں؟
(۴) صحیح لغیرہ کی تعریف بتلائیے؟
(۵) حسن لغیرہ کسے کہتے ہیں؟
(۶) حدیث میں باہمی تعارض ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟
(۷) محکم اور مختلف الحدیث کی تعریف بیان کریں؟
(۸) ناسخ اور منسوخ کی تعریف اور مثال بیان کریں؟
(۹) متوقف فیہ کس کو کہیں گے؟
(۱۰) محفوظ اور معروف کی تعریف بتلائیے؟
(۱۱) شاذ و منکر کس کو کہتے ہیں؟





درس ﴿۱۵﴾

حدیث مردود کی تقسیم

حدیث کی دوسری قسم حدیث مردود ہے، کسی بھی حدیث کے مردود یعنی ناقابل عمل ہونے کے لیے اصولی طور پر دو سبب ہیں۔ (۱) سقط راوی (۲) طعن راوی

سقط راوی

سند میں کسی راوی کے چھوٹ جانے کا نام سقط ہے، اس کی دو قسم ہیں۔

(۱) سقط واضح (۲) سقط خفی

سقط واضح

سند سے کسی راوی کا نام اس طرح حذف ہو کہ بآسانی معلوم ہو جائے اور پتہ چل جائے کہ راوی کی ملاقات مروی عنہ سے نہیں ہوئی اور وہ روایت مروی عنہ سے بطور اجازت یا وجادت بھی نہیں۔ (۱)

سقط خفی

سند سے راوی کا نام، اس طرح حذف ہو کہ ہر شخص حذف راوی کو سمجھ نہ سکتا ہو، بلکہ ماہر فن ہی سمجھ سکتا ہو۔

سقط واضح ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم۔

(۱) متصل (۲) مسند (۳) معلق (۴) مرسل (۵) معضل (۶) منقطع (۲)

(۱) اجازت و وجادت کی تفصیل، تقسیم سادس کے تحت تحمل حدیث کے اقسام میں ملاحظہ ہو۔

(۲) متصل و مسند یہ حدیث مردود کی قسم اور معلق وغیرہ کی قسیم نہیں، بلکہ حدیث صحیح اور ضعیف دونوں کے درمیان مشترک ہے، حسب حالات رواۃ دونوں صحیح بھی ہو سکتی ہیں اور ضعیف بھی، محض انضباط کے خاطر دونوں کو یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

درس ﴿۱۶﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

حدیث متصل

وہ حدیث جس کی سند متصل ہو اور سند سے کوئی بھی راوی محذوف اور ساقط نہ ہو۔

مثال: قَالَ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ......

حکم: حدیث متصل نہ تو حدیث صحیح کی قسم ہے، نہ حدیث مردود کی، بلکہ مشترک ہے، یعنی حسبِ حالات رواۃ، متصل حدیث صحیح بھی ہو سکتی ہے اور ضعیف بھی۔

حدیث مسند

وہ حدیث جو سنداً متصل ہو اور مرفوع بھی ہو۔

یعنی اس کی سند سے کوئی راوی محذوف نہ ہو، اور اس حدیث کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی گئی ہو۔

مثال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزَّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ: قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعاً. (۱)

اس میں سند مکمل مذکور ہے، اور اس کی نسبت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے، لہٰذا یہ مسند روایت ہے۔

حکم: اس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو متصل کے تحت گزرا۔

تنبیہ: مسند کی ایک اور تعریف کتب حدیث کے تحت کی جاتی ہے، ملاحظہ ہو ص: ۵۷ پر۔

(۱) بخاری شریف ص: ۲۹ مشکوۃ شریف ۵۲۔

درس ﴿۱۷﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ.

معلق

وہ حدیث جس کی سند کے شروع سے، ایک یا چند، یا سبھی راوی پے در پے محذوف ہوں۔

مثال: قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی غَطَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُکْبَتَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ. (۱)

حکم: متصل السند نہ ہونے کی بناء پر، مردود و نا قابلِ عمل ہوتی ہے۔

مرسل

وہ حدیث جس کی سند سے تابعی کے بعد کا راوی محذوف ہو۔ (۲)

مثال: عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ. (۳)

حکم: حدیث مرسل ضعیف ہے، البتہ عندالاحناف اس تابعی کی مرسل روایت معتبر ہے، جو ثقہ ہو اور ثقہ راوی ہی سے روایت کرنے کا التزام کرتا ہو۔ (۴)

معضل

وہ حدیث جس کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی مسلسل محذوف ہوں۔

(۱) بخاری شریف ص: ۵۳۔ مشکوۃ شریف ص: ۵۶۰ (۲) یعنی تابعی اپنے بعد کے واسطہ، صحابی، یا تابعی اور صحابی دونوں کو حذف کر دے اور یوں کہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِکَذَا (۳) مشکوۃ شریف ص: ۲۴۶۔ مسلم شریف ج: ۲، ص: ۲۔ اس سند میں، سعید بن المسیب کے بعد راوی یا تو صرف صحابی، یا صحابی اور تابعی دونوں محذوف ہیں، اس بناء پر مرسل ہے۔
(۴) تدریب ص: ۱۰۴، شرح نخبۃ ص: ۶۳۔

مثال: عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَ كِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلاَ يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ، اِلاَّ مَا يُطِيْقُ. (۱)

حکم: ضعیف و نا قابل عمل ہے، درجہ میں مرسل و منقطع سے کمتر شمار ہوتی ہے۔(۲)

منقطع

وہ حدیث جس کی سند سے صرف ایک راوی یا دو یا دو سے زائد راوی محذوف ہوں، مگر مسلسل نہ ہوں، بلکہ الگ الگ محذوف ہوں۔

مثال: عَنْ أَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوْعاً: اِنْ وَلَّيْتُمُوْهَا فَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ. (۳)

حکم: غیر مذکور راوی کے حالات معلوم نہ ہونے کی بناء پر ضعیف اور نا قابل عمل ہے۔

سوالات

(۱) حدیث کے ضعیف ہونے کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟
(۲) سقط راوی سقط واضح و سقط خفی کی وضاحت کریں؟
(۳) حدیث متصل اور مسند کی تعریف و حکم بتلائیں؟
(۴) حدیث معلق کی تعریف اور مثال سنائیں؟
(۵) مرسل کس کو کہتے ہیں؟
(۶) معضل کی تعریف اور حکم بتلائیں؟
(۷) حدیث منقطع کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(۱) مشکوٰۃ شریف ص:۲۹۔ مسلم ج:۲، ص:۵۲۔ اس سند میں امام مالک اور حضرت ابو ہریرہؓ کے درمیان دو واسطے: محمد بن عجلان، اور محمد کے والد عجلان، دونوں محذوف ہیں، جس کا اندازہ دوسری سند سے ہوا۔ تدریب ص:۱۱۲ (۲) تیسیر ص:۷۵ (۳) اس کی سند میں ایک راوی شریک ہے جو حضرت سفیان ثوری اور ابو اسحاق کے درمیان محذوف ہیں، کیوں کہ سفیان نے ابو اسحاق کے بجائے شریک سے اخذ کی ہے، اس بناء پر منقطع ہے۔ تیسیر ص:۷۸۔

درس ۱۸

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً أَبَداً   عَلىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سقط خفی

وہ حدیث جس کا راوی، اپنے شیخ کا نام حذف کر دے، اور کسی ایسے شیخ الشیخ کے واسطہ سے روایت بیان کرے، جس سے اس کی ملاقات تو ہو لیکن وہ حدیث اس سے نہ سنی ہو۔ مگر بیان روایت کا انداز ہ ایسا اختیار کرے کہ اسی سے سننے کا وہم ہوتا ہو اور اس کے اپنے استاذ کے نام کے حذف ہونا معلوم نہ ہوتا ہو۔ اس عمل کو تدلیس کہتے ہیں۔

تدلیس

تدلیس کی مشہور تین قسمیں ہیں:
(۱) تدلیس الاسناد (۲) تدلیس الشیوخ (۳) تدلیس التسویہ

تدلیس الاسناد

وہ حدیث جس کا راوی ایسے شخص سے روایت کرے، جو اس کا ہم عصر ہو، مگر ملاقات نہ ہوئی ہو۔ یا ملاقات تو ہوئی ہو، لیکن اس سے کوئی روایت نہ سنی ہو، یا سنی تو ہو مگر وہ بیان کردہ حدیث نہ سنی ہو۔ بلکہ وہ حدیث کسی شیخ کے کسی ضعیف اور معمولی شاگرد سے سنی ہو، مگر اس شاگرد کو حذف کر کے اس شیخ سے اس طرح روایت کرتا ہو کہ اسی سے سماع کا احتمال ہوتا ہو، یہ صورت نا جائز ہے۔(۱)

تدلیس الشیوخ

جس راوی کا شیخ ضعیف ہو وہ سند میں اس کا ذکر مشہور نام کے بجائے غیر معروف نام یا غیر معروف کنیت یا غیر معروف نسبت یا غیر معروف صفت سے کرے تا کہ پہچان نہ سکیں۔(۲)

(۱) تحفۃ الدرر ص:۲۷ (۲) تدلیس التسویہ کا ذکر حصہ دوم میں ملاحظہ ہو۔

درس ﴿۱۹﴾

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً أَبَداً　　عَلىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

دوسرا سبب ''طعن راوی''

حدیث مردود کا دوسرا بنیادی سبب، طعن راوی ہے، طعن کے معنی عیب وخرابی کے ہیں، جن عیوب کی بناء پر روایت مردود کہلاتی ہے، وہ دس ہیں جو اصولاً دو حصوں میں منقسم ہیں۔(۱) متعلق بالعدالۃ　(۲) متعلق بالضبط

عدالت سے متعلق پانچ سبب یہ ہیں:

(۱) کذب (۲) تہمت کذب (۳) فسق (۴) بدعت (۵) جہالت

ضبط سے متعلق پانچ سبب یہ ہیں:

(۱) فحش غلط (۲) کثرت غفلت (۳) وہم (۴) مخالفت ثقات (۵) سوءحفظ

مذکورہ دس عیوب میں سے کوئی بھی ایک عیب راوی میں پایا جائے تو حدیث کو فی الجملہ ضعیف کہیں گے، البتہ الگ الگ عیب کے مطابق اکثر حدیث کا خاص اصطلاحی نام ہو جاتا ہے، لہٰذا ان اصطلاحی ناموں کے لحاظ سے حدیث کی قسمیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث موضوع

وہ روایت جس کی جھوٹی نسبت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو۔

مثال: عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَكَّ فِيْهِ كَفَرَ (۱)

حکم: موضوع روایت کو اس کے موضوع ہونے کی صراحت کے بغیر، بیان کرنا جائز نہیں، مطعون بالکذب کی کوئی روایت توبہ کے بعد بھی مقبول نہیں۔(۲)

(۱) تیسیر ص:۹۱، موضوع بمعنی گھڑا ہوا (۲) مطعون بالکذب کا مطلب یہ ہے کہ حدیث گھڑنا اس راوی سے ثابت ہو جائے، تدریب ص:۱۴۸

درس ﴿۲۰﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً

حدیث متروک

وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو، جو کذب بیانی کے ساتھ متصف ہو۔(۱)

مثال: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَيُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ صَلوٰةِ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُ صَلوٰةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ. اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جو کذب بیانی سے متہم ہے۔(۲)

حکم: تہمت کذب سے متصف راوی کی روایت، متروک وضعیف اور ناقابل عمل ہے، الا یہ کہ توبہ کرلے۔

حدیث منکر

وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جو غلطی کی زیادتی، یا غفلت کی زیادتی یا فسق کے ساتھ متصف ہو۔

مثال: كُلُوْا الْبَلَح بِالتَّمرِ فَاِنَّ ابْنَ آدَمَ اِذَا اَكَلَهٗ غَضِبَ الشَّيْطَانُ. (۳) اس کی سند میں ایک راوی ابوزکیر ہیں، جن کی بعض ائمہ نے تضعیف کی ہے۔

حکم: ضعیف وناقابل عمل ہے، البتہ متروک سے کمتر ہے۔

(۱) یعنی یہ بات تو ثابت نہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کی ہے، مگر کچھ ایسے قرائن کلام ناس میں موجود ہوں کہ جن سے کذب فی الحدیث کی بدگمانی ہوتی ہو، متروک بمعنی ترک کیا ہوا (۲) اس کی پوری سند اس طرح ہے۔ عمرو بن شمر جعفی کوفی عن ابی الطفیل عن علی وعمار قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الخ۔ تیسیر ص:۵۹ (۳) سنن کبری ج:۴، ص:۱۶۷

حدیث معلل

وہ حدیث جس کی سند بظاہر صحیح سالم ہو، لیکن اس کی سند یا متن میں کوئی ایسی پوشیدہ خامی پائی جائے کہ اس سے حدیث کی صحت مجروح ہوجاتی ہو۔(۱)

مثال: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. (۲)

اس کی سند میں سفیان ثوری کے ایک شاگرد یعلی بن عبید نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے اور دوسرے تمام شاگردوں نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے نقل کیا ہے۔

(۱) معلل یہ باب افعال اعلہ سے اسم مفعول ہے جو کہ اصلاً معل ہے مگر خلاف قاعدہ محدثین معلل ذکر کرتے ہیں۔ تیسیر ص:۹۹ (۲) مشکوۃ ص:۲۴۷۔

درس ﴿۲۱﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ

مخالفتِ ثقات

روایت کے غیر معتبر ہونے کا ایک اہم سبب، مخالفت ثقات ہے، یعنی کسی راوی کا اپنے سے زیادہ ثقہ کی روایت کے خلاف روایت کرنا، اس اختلاف کی سات صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) مدرج (۲) مقلوب (۳) المزید فی متصل الاسانید
(۴) مضطرب (۵) مصحف ومحرف (۶) شاذ (۷) منکر

حدیث مدرج

حدیث کا وہ زائد لفظ یا جملہ جو سند یا متن میں بڑھا دیا گیا ہو، اور سننے والا اس کو جزء حدیث سمجھتا ہو۔

مثال: حدیث عائشہؓ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَنَّثُ فِيْ غَارِ حِرَآءَ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اس میں، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، درمیان حدیث درج ہے۔

حکم: صحابہ کے بعد کسی کے لیے بھی ادراج حرام ہے، البتہ اگر کسی نامانوس لفظ کی تشریح کے طور پر ہو تو جائز ہے۔(۱)

مدرج کی قسمیں

(۱) مدرج فی السند (۲) مدرج فی المتن

مدرج فی السند: وہ حدیث جس کی سند میں کسی راوی کا اضافہ ہو جائے اور وہ ثقہ کے خلاف ہو۔

مدرج فی المتن: حدیث کے متن میں کوئی راوی کوئی جملہ اس طرح بڑھا دے کہ اس کا بھی کلام رسول ہونے کا شبہ ہونے لگے، امثلہ اور تفصیلات جزء ثانی میں ملاحظہ ہوں۔

(۱) تیسیر ص:۱۰۵، المنظومۃ البیقونیۃ ص:۱۹۸

درس ﴿۲۲﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

مقلوب

وہ حدیث جس کی سند یا متن میں تقدیم وتاخیر کی بناء پر ردو بدل ہو جائے۔

مثـــال: مخفی طور پر صدقہ کرنے والے کی فضیلت کے سلسلہ میں، حدیث: حَتّٰی لاَ تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ کے بجائے۔ حَتّٰی لاَ تَعْلَمَ یَمِیْنُہٗ مَا تُنْفِقُ شِمَالُہٗ ہو گیا، تو شمال کی جگہ یمین مقدم ہو گیا۔(۱)

حــکم: قلب اگر بغرض امتحان ہو، تو جائز ہے بشرطیکہ اختتام مجلس سے پہلے بیان کر دیا جائے اور اگر کسی اور غرض سے ہو تو روایت ضعیف ومردود ہوگی۔(۲)

المزید فی متصل السند

وہ حدیث جس کی سند بظاہر متصل ہو، لیکن وہم کی بناء پر کسی راوی کا اضافہ ہو گیا ہو۔(۳)

مثال: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ بِسُرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِیْسَ. قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الخ.

اس سند میں ابن مبارکؒ سے نقل کرنے والوں کے وہم کی بناء پر سفیانؒ کی زیادتی ہوگئی کیوں کہ ثقہ راویوں نے ابن مبارکؒ کے واسطہ سے نقل کرتے ہوئے بغیر سفیان کے عبدالرحمٰن سے نقل کیا ہے۔(۴)

حکم: دو شرطوں سے مردود وضعیف ہے۔

(الف) محل اضافہ میں سماع کی تصریح ہو مثلاً راوی کا نام بڑھا کر حدثنا سمعنا کے ذریعہ بیان کرے۔(ب) اضافہ میں کسی وہم کا ہونا متحقق ہو گیا ہو۔(۵)

(۱) مشکوٰۃ ص:۱۶۹۔ مسلم ص:۳۳۱ (۲) تیسیر ص:۱۰۹ (۳) علوم الحدیث ص:۱۸۰ (۴) مسلم کتاب الجنائز، شرح نخبۃ الفکر ص:۱۰۶۔ (۵) تحفۃ الدرر ص:۳۵۔

درس ﴿۲۳﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ

مضطرب: وہ حدیث جو متضاد طریقہ پر مروی ہو اور ان متضاد روایتوں میں جمع وتطبیق ممکن نہ ہو اور نہ ترجیح دینا ممکن ہو۔(۱)

مثال: اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکوٰۃِ ، یہی روایت ابن ماجہ میں اس طرح ہے لَیْسَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکوٰۃِ ان دونوں میں اس طرح اضطراب ہے کہ جمع وتطبیق ممکن نہیں۔(۲)

حــکم: حدیث مضطرب ضعیف ومردود ہے، البتہ اگر اضطراب دور ہو جائے تو قابل استدلال ہے۔(۳)

مصحف ومحرف

وہ حدیث جس کی سند یا متن کی صورت بدستور باقی ہو، مگر ایک حرف یا چند حروف کے بدل جانے سے ثقہ کی مخالفت ہو جائے، اگر صرف نقطہ بدل جائے تو اس کو مصحف اور اگر ایک حرف دوسرے حرف سے شکلاً بدل جائے تو اس کو محرف کہیں گے۔

مثال: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ. وَأَتْبَعَہٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ الخ . اس میں راوی نے سِتًّا کو شَیْئاً کر دیا ہے۔

حــــکـــم: اگر تصحیف اتفاقاً ہو جائے تو اس سے راوی مجروح نہ ہوگا۔ اور اگر بکثرت ہو تو راوی کا ضبط مجروح ہوگا، اور اس کی روایت غیر معتبر ہوگی۔

شـــاذ و مـــنکر: یہ دونوں بھی مخالفت ثقات کے تحت داخل ہیں، لیکن ان دونوں کی تعریف زیادتی مضامین کے تحت گزر چکی ہے، اس بناء پر اعادہ کی حاجت نہیں۔

(۱) تیسیر ص:۱۱۲ (۲) مشکوٰۃ شریف ص:۱۶۹۔ ترمذی ص:۱۷۳ (۳) مضطرب اسم فاعل، اضطراب الموج سے ماخوذ ہے متحرک ہونا، متردد ومشکوک ہونا، مصحف تصحیف سے ماخوذ ہے، بمعنی پڑھنے میں غلطی کرنا، اسی سے صحفی اس شخص کو کہا جاتا ہے، جو پڑھنے میں غلطی کرنے والا ہو۔(۴) مسلم ص:۳۶۹۔ مشکوٰۃ شریف ۱۷۹۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

سوالات

(۱) تدلیس کس کو کہتے ہیں؟

(۲) تدلیس الاسناد کی تعریف سنائیے؟

(۳) تدلیس الشیوخ کی وضاحت کریں؟

(۴) مرسل خفی کی تعریف وحکم بتلائیے؟

(۵) عدالت سے متعلق عیب راوی بیان کریں؟

(۶) ضبط سے متعلق عیب راوی سنائیں؟

(۷) موضوع کی تعریف اور حکم بتلائیے؟

(۸) متروک کس کو کہتے ہیں؟

(۹) منکر اور معلل کی تعریف اور حکم بتلائیے؟

(۱۰) مخالفتِ ثقات کی ساتوں صورتوں کے اسماء بتلائیے؟

(۱۱) مقلوب اور مدرج کی تعریف سنائیے؟

(۱۲) المزید فی متصل السند کی وضاحت کریں؟

(۱۳) مضطرب کی تعریف اور حکم بتلائیے؟

(۱۴) مصحف کی تعریف اور مثال سنائیے؟

(۱۵) منکر کی تعریف ذکر کریں؟

درس ۲۴

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ

جھالت: روایت کے غیر معتبر ہونے کا آٹھواں سبب جہالت، یعنی راوی کا غیر معروف ومجہول ہونا ہے۔

اسباب جھالت:[۱] (۱) **عدم تسمیه:** کوئی راوی کسی راوی کا نام ذکر کرنے کے بجائے مبہم لفظ ذکر کردے۔

مثال: حَدَّثَنَا رَجُلٌ، شَیْخٌ، ثِقَةٌ.

حکم: مجہول الاسم کی روایت غیر معتبر ہے، الّا یہ کہ ائمہ فن حدیث ایسا کریں تو معتبر ہے۔(۲)

(۲) **غیر معروف تسمیه:** راوی جس نام، یا کنیت، یا لقب ونسبت سے متعارف ہے، اس کے بجائے اس کو غیر معروف نام وغیرہ سے ذکر کیا جائے۔

مثال: حضرت ابو ہریرہؓ کو عبد الرحمٰن بن صخر سے ذکر کیا جائے۔

حکم: تحقیق کے بعد معلوم ہوجائے کہ غیر معروف لفظ کے ساتھ مذکور راوی ثقہ ہے تو حدیث معتبر ہے، ورنہ غیر معتبر ہے۔(۳)

(۳) **قلیل الروایة هونا:** راوی سے بہت ہی کم روایت مروی ہو، یہ بھی جہالت کا ایک سبب ہے ایسے راوی کی دو قسم ہیں (۱) مجہول العین (۲) مجہول الحال

مجھول العین: وہ راوی جس کا نام مذکور ہو، پھر بھی اس کی ذات کا علم نہ ہوسکے، کیوں کہ اس سے روایت کرنے والا ایک ہی شاگرد ہے۔

مجھول الحال: وہ راوی ہے جس کے متعلق کسی امام سے اس کی توثیق منقول نہ ہو اور اس سے کم از کم دو یا اس سے زائد راوی روایت کرنے والے ہوں۔

حکم: مجہول العین کی روایت غیر معتبر ہے الا یہ کہ کسی ذریعہ سے توثیق ہوجائے، مجہول الحال کی روایت جمہور کے نزدیک غیر معتبر ہے، البتہ امام صاحب کے نزدیک معتبر ہے۔(۴)

(۱) تحفۃ الدرر ص: ۴۰ (۲) تیسیر ص: ۱۲۰ (۳) تحفۃ الدرر ص: ۴۰ (۴) تیسیر ص: (۱۲۱) تحفۃ الدرر ص: ۴۱۔ مبہم: اس روایت کو کہیں گے جس میں راوی کا نام، یا مشہور لقب وکنیت مذکور نہ ہو۔

درس ﴿۲۵﴾

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً   عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

بدعت: حدیث کے غیر معتبر ہونے کے اسباب میں سے نواں سبب بدعت ہے۔(۱)

بدعت

بدعت وہ عقیدہ یا عمل ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کے بعد بطور دین ایجاد کیا جائے، یا اختیار کیا جائے، یہاں بدعت سے مراد یہ ہے کہ راوی گمراہ خیالات اور باطل فرقوں کے عقائد رکھتا ہو۔(۲)

بدعت کی قسم

بدعت مکفرہ: وہ اعتقاد جو باعث کفر ہو۔

مثال: حضرت علی میں خدا کے حلول کا اعتقاد رکھنا یا تحریف قرآن کا اعتقاد رکھنا یا ختم نبوت کا انکار یا کسی متواتر اور مشہور عام حکم شرعی کا انکار یا اس کے خلاف اعتقاد رکھنا۔

بدعت مفسقہ: ایسا اعتقاد وعمل جو فسق وگمراہی کا باعث ہو۔

مثال: وہ تمام امور جن کو اپنی طرف سے دین کی حیثیت دے دی جائے یا کسی امر شرعی کا مرتبہ گھٹا دیا جائے۔(۳)

حکم: بدعتِ مکفرہ کے مرتکب کی روایت کسی طرح معتبر نہیں۔

بدعت مفسقہ کے مرتکب راوی کی روایت دو شرطوں کے ساتھ معتبر ہے۔

الف: راوی اس بدعت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دیتا ہو۔

ب: اس روایت سے نہ تو اس بدعت کا ثبوت ہوتا ہو نہ ہی اس کی تقویت ہوتی ہو۔(۴)

(۱) بدعت، مصدر ہے باب فتح سے، پیدا کرنا، نو ایجاد کرنا، باب کرم سے لاثانی ہونا (۲) تحفۃ الدرر ص:۴۲۔ تیسیر ص:۱۲۳
(۳) علوم الحدیث ص:۲۰۱ (۴) تیسیر ص:۱۲۳۔

درس ﴿۲۶﴾

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً   عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

سوءِ حفظ

حدیث کے غیر معتبر ہونے کا دسواں اور آخری سبب سوء حفظ ہے بمعنی حافظہ کی کمزوری۔

سوءِ حفظ

وہ راوی جس کی غلط بیانی، حافظہ کی کمزوری کی بناء پر درست بیانی سے زائد یا برابر ہو، ایسے راوی کو سَیِّئُ الحفظ کہتے ہیں۔(۱)

قسم: (۱) سوء حفظ لازم   (۲) سوء حفظ طاری

سوء حفظ لازم: حافظہ کی کمزوری آغاز زندگی سے لاحق ہو اور ہر حال میں وہ کمزور رہتی ہو۔

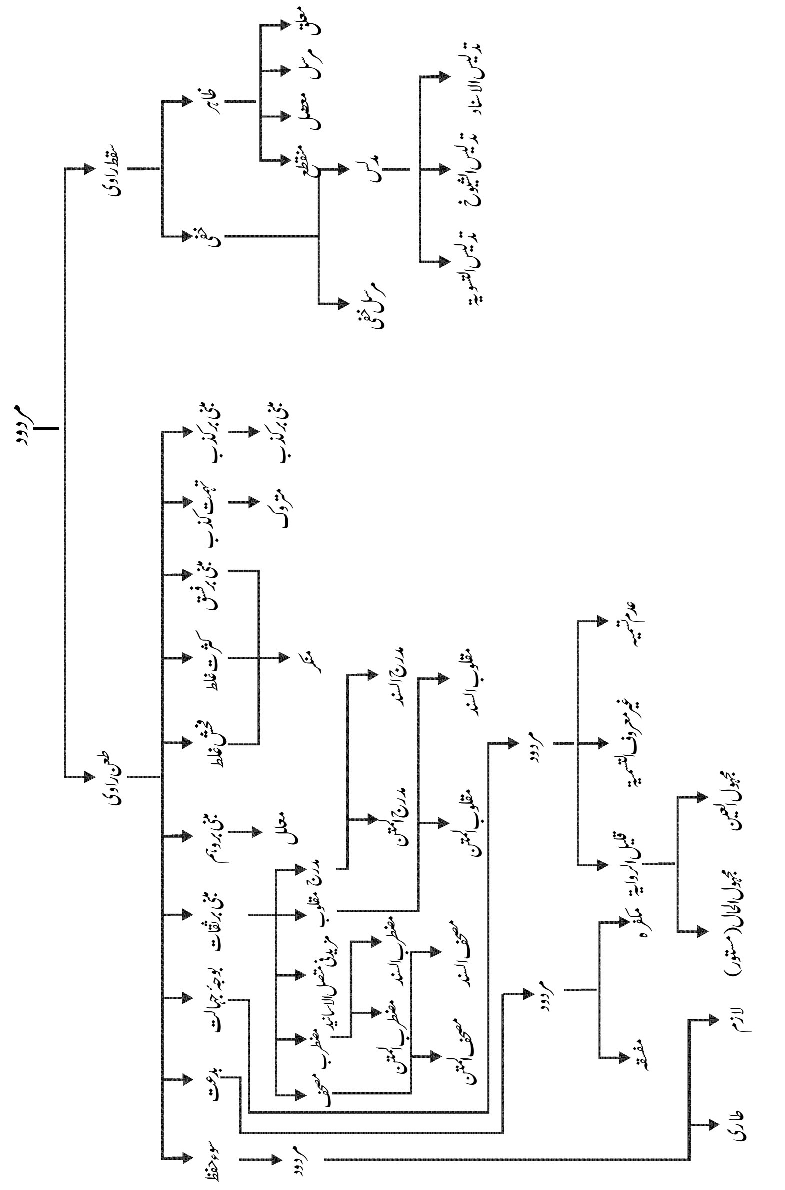
حکم: ایسے راوی کی روایت غیر معتبر اور ضعیف کہلاتی ہے۔

سوء حفظ طاری: حافظہ کی وہ کمزوری جو آغاز زندگی سے نہ ہو بلکہ بعد میں یہ عارضہ کسی سبب سے ہو گیا ہو (مثلاً بڑھاپے، یا بینائی کے ختم ہونے پر) تو جس راوی کو یہ سوء حفظ طاری ہو اس کو مختلِط اور اس کی روایت کو مختلَط کہتے ہیں۔

حکم: وہ روایات جن کے متعلق تحقیق ہو جائے کہ اس عارضہ سے پہلے کی ہیں تو وہ مقبول ہوں گی اور بعد کی روایات غیر معتبر، اور جن کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوں تو ان روایات کے سلسلہ میں توقف کیا جائے گا۔(۲)

مثال: مشہور محدث ابن لھیعہ ہیں، ان سے اخیر وقت میں نقل روایت میں سوء حفظ کی وجہ سے غلطی ہونے لگی تھی۔

(۱) علوم الحدیث ص:۲۰۲ (۲) تیسیر ص:۱۲۵



درس ﴿۲۷﴾

صَلیَّ اللّٰہُ عَلیَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ

حدیث کی تقسیم ثالث

حدیث کی نسبت جس ذات کی طرف ہو مثلاً خدا کی طرف، یا رسول کی طرف، یا صحابی، یا تابعی کی طرف، اس نسبت کے لحاظ سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حدیث قدسی (۲) مرفوع (۳) موقوف (۴) مقطوع

حدیث قدسی

وہ حدیث ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان فرمائیں۔(۱)

مثال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّہٖ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلیٰ نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّماً فَلاَ تَظَالَمُوْا۔ (مسلم ۲/ ۳۱۹)

حکم: حسب حالات رواۃ، حدیث قدسی کا حکم متعین ہوگا کہ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اور ضعیف ہے تو کونسی قسم۔

حدیث مرفوع

وہ حدیث جس کی اسناد اور نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو، خواہ اس میں آپ کا قول و فعل منقول ہو یا تقریر و صفت۔(۲)

مرفوع کی دو قسم: (۱) مرفوع صریح (۲) مرفوع حکمی

مرفوع صریح: وہ حدیث ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صراحتاً کسی چیز کی نسبت کی جائے۔

مرفوع حکمی: وہ حدیث جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لفظوں میں کوئی چیز منسوب نہ ہو، لیکن کسی وجہ سے آپ کی طرف ہی حکماً اس کی نسبت کی جائے۔

حکم: راویوں کے حالات کے مطابق حدیثِ مرفوع مقبول بھی ہو سکتی ہے اور ضعیف بھی۔

(۱) تیسیر ص: ۱۲۹ (۲) تیسیر ص: ۱۳۲۔

درس ﴿۲۸﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

حدیث موقوف

وہ روایت ہے جس کی نسبت صحابی تک پہنچتی ہو۔
یعنی اس سند کے ذریعہ کسی صحابی کا کوئی قول یا فعل یا ان کی تقریر منقول ہو۔(۱)

مثال: قَالَ عَلِيٌّ حَدِّثُوْا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

حکم: باعتبار قبولیت: حدیث کے مقبول ہونے کی جو شرائط ہیں، اگر وہ پائی جائیں تو مقبول ہے ورنہ مردود وضعیف ہے۔

باعتبار استدلال: اگر قبولیت کی شرائط اس میں موجود ہوں، اور وہ حدیث حکماً مرفوع ہو تو قابلِ استدلال ہے اور اگر مرفوع کے درجہ میں نہ ہو تو اس سے استدلال میں تفصیل ہے۔

حدیث مقطوع

وہ قول وفعل ہے جس کی نسبت کسی تابعی کی طرف کی جائے۔

مثال: بدعتی کی اقتداء سے متعلق حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ.

حکم: حسب شرائط حدیث مقطوع مقبول بھی ہوسکتی ہے اور مردود بھی۔ اگر حکماً مرفوع کے درجہ میں نہ ہو تو قابل استدلال نہیں، اور اگر قرائن کی بناء پر حکماً مرفوع قرار پائے تو قابل استدلال ہے۔

(۱) تیسیر ص: ۱۳۳

درس ﴿۲۹﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

حدیث کی تقسیم رابع

سند میں واسطہ (راوی) کی کمی اور زیادتی کے اعتبار سے حدیث کی دو قسم ہیں۔

(۱) عالی (۲) نازل

عالی

اگر کوئی حدیث متعدد سند سے مروی ہو، تو جس سند میں راوی کی تعداد کم ہو وہ سند عالی کہلاتی ہے۔

نازل

جس حدیث کی سند میں راوی کی تعداد دوسری سند کے مقابلہ میں زیادہ ہو وہ سند نازل کہلاتی ہے۔

مثال: بخاری شریف کی وہ روایات جو ثلاثیات میں سے ہیں، یعنی امام بخاری کو صرف تین راویوں کے واسطہ سے پہنچی ہیں، وہ روایات عالی کہلاتی ہیں، اور وہی روایات جو دوسری سند سے مروی ہیں اور اس میں راویوں کی تعداد زیادہ ہے وہ سافل کہلاتی ہیں۔

اقسام علو دو ہیں: (۱) علو مطلق (۲) علو نسبی

علو مطلق سے مراد جس میں حقیقتاً واسطہ کم ہو۔ اور علو نسبی سے مراد کسی خاص شخص کی بنسبت واسطہ کم ہو۔

سوالات

(۱) جہالت کے تینوں اسباب کی تعریف کریں؟

(۲) مجہول العین ومجہول الحال کی تعریف بتلائیں؟

(۳) بدعت کی تعریف، اوراس کی دونوں قسم کی تعریف سنائیں؟

(۴) سوءحفظ کی تعریف، اوراقسام بیان کریں؟

(۵) حدیث مردود کی سبھی قسموں کوشمار کریں؟

(۶) حدیث قدسی اورمرفوع کی تعریف بتلائیں؟

(۷) حدیث موقوف ومقطوع کی تعریف سنائیں؟

(۸) حدیث عالی اورسافل کس کو کہتے ہیں؟

درس ﴿۳۰﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ

تقسیم خامس

صِیَغِ ادا یعنی حدیث نقل کرنے کے اعتبار سے حدیث کی دو قسم ہیں۔(۱)

(۱) مسلسل (۲) معنعن

حدیث مسلسل

وہ حدیث جس کو تمام راوی ایک ہی صیغہ ولفظ کے ساتھ بیان کریں، یا نقل کرتے وقت سبھی راویوں کی قولی حالت اورفعلی حالت ایک ہو، یا صرف قولی یا صرف فعلی حالت یکساں ہو۔

مثال: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ میں تم سے محبت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

اب اس کا ہر راوی بعد والے شاگرد سے ان الفاظ میں نقل کرتا ہے وَاَنَا اُحِبُّكَ فَقُلْ اللّٰهُمَّ الخ. لہٰذا یہ حدیث مسلسل کہلاتی ہے۔

حدیث مُعَنْعَنْ

وہ حدیث جو عن فلاں عن فلاں کے ساتھ مروی ہو۔

حکم: حدیث معنعن امام بخاریؒ کے بقول: راوی اورمروی عنہ کے درمیان، اگر ملاقات ثابت ہو تو روایت مقبول ہوگی، بشرطیکہ راوی مدلس نہ ہو، امام مسلمؒ کے بقول: دونوں کے درمیان ملاقات کا متحقق ہونا ضروری نہیں، بلکہ امکان لقاء کافی ہے۔

حدیث مُؤَنَّنْ: وہ حدیث جو انَّ کے ذریعہ بیان کی جائے، مثلاً راوی کہے حدثنا فلان ان فلانا قال هٰكذا.

(۱) مسلسل اورمعنعن دونوں من کل الوجوہ آپس میں قسیم نہیں، تاہم محض انضباط کی خاطر دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت خیر محمد صاحب جالندھریؒ نے کیا ہے۔

درس ﴿۳۱﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ

تقسیم سادس: باعتبار تحمل حدیث

تحمل حدیث یعنی حاصل کرنے کے اعتبار سے حدیث کی آٹھ قسمیں ہیں:

سماع وتحدیث، قراءۃ علی الشیخ، مراسلہ، مناولہ، وجادہ، اجازۃ، وصیت، اعلام۔

(۱) **سماع و تحدیث**: اس کا مطلب یہ ہے کہ استاذ حدیث پڑھے اور شاگرد سنے۔ اس صورت میں اس کو نقل کرتے ہوئے **سمعت، حدثنی، یا سمعنا، حدثنا** کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) **قراءۃ علی الشیخ**: اس کا مطلب یہ ہے کہ شاگرد پڑھے اور استاذ سنے، اس صورت میں نقل روایت کے وقت، **اخبرنا، یا اخبرنی** کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

(۳) **اجازت**: کوئی شیخ طالب حدیث کو تحریری یا زبانی طور پر اس طرح اجازت دے کہ میں تم کو اپنی سند سے فلاں حدیث یا فلاں فلاں کتاب کی احادیث روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

(٤) **مناولہ**: شیخ اپنی اصل کتاب، یا اس کی نقل، تلمیذ کو دے دے، یا شاگرد نقل کر کے ان کے سامنے پیش کر دے اور شیخ اپنے واسطے سے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس صورت میں نَاوَلَنِیْ یَا اَجَازَ لِیْ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

درس ﴿۳۲﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ

(۵) **مکاتبت**: کوئی شیخ اپنی لکھی ہوئی روایات کسی کو دیدے، خواہ تحریری طور پر اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو۔

اگر کسی شیخ سے اس طرح حدیث حاصل ہوئی تو روایت نقل کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال کرے جو بذریعہ کتابت حصول کو واضح کرتے ہوں، مثلاً ”کَتَبَ اِلَیَّ فُلَانٌ“

(٦) **اعلام**: یہ ہے کہ کوئی شیخ کسی تلمیذ کو بتادے کہ میں فلاں کتاب، یا فلاں حدیث فلاں محدث سے روایت کرتا ہوں، اگر اس اطلاع کے ساتھ اجازت بھی دے دے تو نقل روایت جائز ہے۔

(۷) **وصیت**: کوئی محدث، اپنی موت یا سفر کے وقت، جمع کردہ کسی کتاب کے حق میں وصیت کر جائے کہ فلاں کو دیدی جائے تو ایسی مجمل تحریر سے روایت کرنا جائز نہیں۔

(۸) **وجادۃ**: کسی محدث کی کوئی ایسی تحریر کردہ مجموعہ احادیث مل جائے کہ اس کے طرز تحریر سے یا دستخط یا شہادت سے یقین ہو جائے کہ فلاں شیخ کی تحریر ہے، ایسی تحریر سے روایت کرنا اس وقت جائز ہے، جب کہ اس میں نقل کرنے کی اجازت ہو، ایسی صورت میں اخبرنی کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں اور اگر اجازت نہ ہو تو اس طرح روایت کرنے کی گنجائش ہے وَجَدْتُ بِخَطِّ فُلَانٍ یا اس کے ہم معنی کوئی اور لفظ کے ذریعہ، ہاں اَخْبَرَنِیْ نہیں کہہ سکتے۔

درس ﴿۳۳﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ

تقسیم سابع

لطائف سند کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

لطائف سند سے مراد ایسی خصوصی مناسبت جو راوی اور مروی عنہ میں پائی جائے۔

(۱) روایت الاقران (۲) روایت المدبج

(۳) روایت الاکابر عن الاصاغر (۴) روایت الاصاغر عن الاکابر

روایت الاقران: وہ روایت جس میں راوی اور مروی عنہ اکثر شیوخ سے روایت حاصل کرنے میں شریک ہوں یا کسی ایک شیخ کے شاگرد ہوں، یا ہم طبقہ محدث دوسرے ہم عمر یا ہم طبقہ محدث سے روایت نقل کریں۔

روایت المدبج: وہ روایت جس کو دو ہم رتبہ، ہم عمر راویوں میں سے ہر ایک دوسرے سے روایت نقل کرے۔

روایت الاکابر عن الاصاغر: کوئی بڑا شخص کسی چھوٹے سے روایت نقل کرے، خواہ وہ عمر کے لحاظ سے یا علم وضبط یا طبقہ کے اعتبار سے بڑا ہو۔

روایت الآباء عن الابناء اور روایت الشیخ عن التلمیذ اسی میں داخل ہے۔

روایت الاصاغر عن الاکابر: چھوٹے کا بڑے شیخ سے روایت نقل کرنا، یعنی عمر، یا علم وضبط یا طبقہ میں اپنے سے برتر راوی سے روایت نقل کرنا، روایت الابناء عن الآباء اسی میں داخل ہے۔

فائدہ: سابق و لاحق: کسی ایک شیخ سے ایسے دو راوی اخذ روایت میں شریک ہوں کہ ان میں سے ایک کا انتقال پہلے ہو گیا ہو اور دوسرے کا بعد میں۔ اور دونوں کی وفات میں معتد بہ فاصلہ ہو تو اول انتقال کرنے والے کو سابق اور بعد میں انتقال کرنے والے کو لاحق کہتے ہیں۔

سوالات

(۱) حدیث مسلسل کی تعریف کریں؟

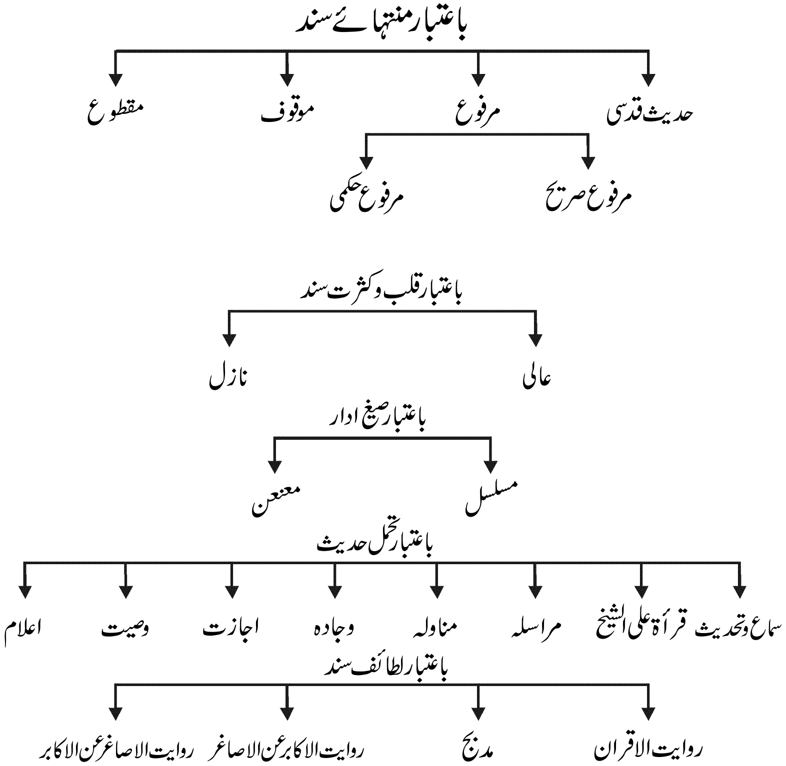
(۲) حدیث معنعن کس کو کہتے ہیں؟

(۳) تحمل حدیث کی سبھی صورتوں کو واضح کریں؟

(۴) راوی اور مروی عنہ کے اعتبار سے اقسام حدیث بتلائیے؟

(۵) کتب حدیث کی دونوں تقسیم سنائیں؟

(۶) نقشہ بنائیں؟



درس ﴿۳۴﴾

صلی اللہ علی النبی ا لامی ا لکریم

کتب حدیث کی تقسیم اول

تقسیم اول: جمع وترتیب کے لحاظ سے کتب حدیث کی مشہور چند قسمیں یہ ہیں:

جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مستخرج، مستدرک

جامع: اس کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مضامین سے متعلق احادیث جمع کر دی گئی ہوں۔ جن کو شعر میں اس طرح کہتے ہیں۔

سیر وآداب وتفسیر وعقائد ☆ فتن واشراط واحکام ومناقب

سنن: وہ کتاب حدیث جس میں ابواب فقہیہ کی ترتیب پر احادیث احکام جمع کر دی گئی ہوں مثلاً سننِ اربعہ۔

مسند: وہ حدیث جس کو صحابہ کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہو صحابہ کی ترتیب میں کبھی الا افضل فالافضل ملحوظ ہوتا ہے کبھی سبقت فی الاسلام، تو کبھی حروف تہجی کے لحاظ سے (عام طور پر تین مسند، مسند امام احمد، مسند ابوداؤد طیالسی، مسند حمیدی مشہور ہیں)۔

معجم: وہ کتاب حدیث جس میں حروف تہجی کی ترتیب پر احادیث جمع کی گئی ہوں، مثلاً امام طبرانی کی معاجم طبرانی مشہور ہے۔

جزء: وہ کتاب جس میں کسی خاص مسئلہ سے متعلق، احادیث جمع ہوں جیسے جزء القرأۃ للبخاری، جزء رفع الیدین، جزء الجھر بیسم اللہ، حضرت شیخ زکریاؒ کی حجتہ الوداع.

مستخرج: وہ کتاب حدیث جس میں کسی بھی کتاب کی احادیث کو اپنی ایسی سند سے روایت کی جائے کہ اس کتاب کے مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو، جیسے مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم.

مستدرک: محدثین نے اپنی کتاب حدیث میں جن شرطوں کو ملحوظ رکھ کر احادیث مرتب کی ہیں ان شرطوں کے مطابق ہونے کے باوجود چھوٹی ہوئی روایت جس کتاب میں جمع کر دی جائیں اس کو مستدرک کہتے ہیں۔

درس ﴿۳۵﴾

صلی اللہ علی النبی الامی ا لکریم

کتب حدیث کی تقسیم ثانی

صحیح وضعیف اور مقبول ومردود ہونے کے اعتبار سے کتب حدیث کے پانچ طبقے ہیں:

(۱) **پہلا طبقہ**: وہ کتب حدیث جن میں صرف احادیث صحیحہ کے جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہے کوئی بھی ضعیف حدیث اس میں نہیں جیسے بخاری، مسلم، موطاء امام مالک، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ وغیرہ۔(۱)

(۲) **دوسرا طبقہ**: وہ کتب حدیث جن میں ضعیف روایت بھی ہیں البتہ وہ قابل استدلال اور مقبول ہوتی ہیں جیسے ابوداؤد، ترمذی، مسند امام احمد، نسائی۔(۲)

(۳) **تیسرا طبقہ**: وہ کتب حدیث جن میں ہر قسم کی روایت حسن، ضعیف، منکر، بلکہ موضوع بھی موجود ہے جیسے ابن ماجہ، مسند ابوداوَد طیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ۔(۳)

(٤) **چوتھا طبقہ**: وہ کتب حدیث جن کی اکثر وبیشتر احادیث ضعیف ہیں جیسے مسند فردوس دیلمی، کتاب الضعفاء للعقیلی، کامل لابن عدی۔(۴)

(۵) **پانچواں طبقہ**: وہ کتب حدیث جن میں صرف احادیث موضوعہ کے جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہے جیسے الموضوعات لابن جوزی، موضوعات الشیخ محمد بن طاہر پٹنیؒ۔

(۱) صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن السکن، المنتقی لابن الجارود، المختارات للضیاء المقدسی.

(۲) کیونکہ وہ ضعیف حسن کے درجہ میں ہوتی ہے۔

(۳) مسند ابویعلی موصلی، مسند بزاز، مسند جریر، معاجم ثلاثہ للطبرانی، سنن دارقطنی، حلیہ لابی نعیم، سنن بیہقی، مصنف عبدالرزاق۔

(۴) تاریخ الخطیب للبغدادی، تاریخ ابن عساکر۔

مزید معلومات کے لئے سوال وجواب ملاحظہ ہوں

سوال: کیا آپ حدیث کا معنی بتلا سکتے ہیں؟

جواب: حدیث کے لغوی معنی بات، ہر قسم کی بات کو لغۃً حدیث کہہ دسکتے ہیں۔

سوال: حدیث کی اصطلاحی تعریف آپ کو معلوم ہے؟

جواب: عندالمحدثین حدیث کی تعریف وہ ہے جو سبق نمبر چار کے تحت مذکور ہے۔ البتہ اصولیین کے نزدیک اقوال رسول اللّٰہ وافعالہ حدیث ہے۔

سوال: حدیث کے متقارب الفاظ بتلائیے؟

جواب: روایت، اثر، خبر اور سنت، یہ تمام الفاظ حدیث کے مترادف ہیں۔ (عندالاکثر)

سوال: ایک ہے حدیث اور ایک ہے علم حدیث، جس طرح ایک ہے بلاغت، اور ایک ہے علم بلاغت، تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

جواب: جی ہاں دونوں میں فرق ہے، حدیث کی تو وہی تعریف ہے جو سبق (۴) میں مذکور ہے لیکن علم حدیث کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے۔ **معرفة ما اضيف الى رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم او الى صحابى او الى من دونه قولا ، او فعلا او صفة او تقريرا.**

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ علم حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہے. علم الحدیث روایۃً علم الحدیث درایۃً۔

سوال: علم حدیث کا موضوع آپ کے علم میں ہو تو بتلائے؟

جواب: اس کا موضوع **ذات رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من حيث الرسول** ہے۔

سوال: حافظ حدیث کا خطاب کس کو دیا جاتا ہے؟

جواب: وہ شخص جس کو کم از کم ایک لاکھ احادیث کا پورا علم ہو۔

سوال: کیا آپ کو معلوم ہے کہ محدث کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وہ شخص جس کو حدیث کے الفاظ ومعانی دونوں کا علم ہو اور احادیث، وراویان حدیث کے بڑے حصہ کی معرفت رکھتا ہو۔

سوال: کس قسم کے محدث کو حجۃ کہتے ہیں۔

جواب: وہ شخص جس کو تین لاکھ احادیث کا پورا پورا علم ہو۔

سوال: حاکم کس قسم کے لوگوں کو کہہ سکتے ہیں؟

جواب: وہ شخص جو پورے ذخیرۂ حدیث سے اس طرح واقف ہو کہ شاید ہی کچھ حصہ اس کو معلوم نہ ہو۔

سوال: فن حدیث میں امیر المومنین کس کو کہہ سکتے ہیں؟

جواب: وہ محدث جو حدیث میں اس قدر ممتاز ہو کہ اکثر محدثین ان کو مستند مانتے ہوں۔

سوال: صحابی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نے بحالت ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ یا نابینا ہو، تو ملاقات کی ہو، اور بحالت ایمان ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال: تابعی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی کو دیکھا ہو جیسا کہ حضرت امام اعظمؒ نے حضرت انسؓ سے ملاقات کی، یہ شرف ائمہ اربعہ میں صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔

سوال: مخضرم کی تعریف آپ کو معلوم ہے؟

جواب: اس تابعی کو کہتے ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ایمان قبول کرلیا ہو، لیکن ایک دفعہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوا ہو۔

ائمہ اربعہ سے متعلق

سوال: ائمہ اربعہ کا نام آپ فقہ کی کتابوں میں بار بار پڑھتے رہتے ہیں، تو کیا ان حضرات نے حدیث کی بھی کوئی کتاب لکھی ہے؟

جواب: امام شافعیؒ نے ،،مسند الشافعی،، اور سنن الشافعی نامی حدیث کی کتاب لکھی، امام احمد نے کتاب الزہد،، الناسخ والمنسوخ،، اور سب سے اہم ،،مسند امام احمد،، نامی کتاب لکھی۔

سوال: مسند امام احمد میں کتنی روایت ہیں؟

جواب: دس لاکھ احادیث سے منتخب کر کے چالیس ہزار احایث اس میں جمع فرمائی ہیں۔

سوال: امام مالکؒ نے حدیث کی کونسی کتاب لکھی؟

جواب: چالیس سال کی محنت کے بعد ،،موطا،، تحریر فرمائی جس میں ایک لاکھ احادیث سے منتخب کر کے صرف ایک ہزار سات سو بیس روایت جمع فرمائی۔

سوال: کیا حضرت امام ابوحنیفہؒ نے بھی حدیث کی کوئی کتاب تالیف فرمائی؟

جواب: جی ہاں حضرت امام اعظمؒ نے فقہی ترتیب پر احادیث جمع فرمائی جس کا نام کتاب الآثار ہے۔

سوال: کتنی احادیث سے منتخب کر کے جمع فرمائی؟

جواب: چالیس ہزار احادیث سے منتخب کر کے ایک ہزار ستر روایات اس میں لکھی۔

سوال: اس کی سند و رجال پر تحقیقی کام کرنے والوں کے نام بتلائے؟

جواب: حافظ ابن حجر شافعیؒ نے کتاب الآثار کی روایتوں کے راویوں سے متعلق الایثار لذکر رواۃ الآثار نامی کتاب تحریر فرمائی، اسی طرح علامہ ابن ہمام کے شاگرد خاص قاسم بن

قطلوبغا نے بھی رجال پر مستقل کتاب لکھی بلکہ اس کی شرح بھی لکھی

سوال: فن حدیث میں امام صاحب کی کوئی اور تصنیف بھی ہے کیا؟

جواب: بعض بڑے بڑے محدثین نے امام صاحب کی مرویات مسند ابی حنیفہ کے نام سے لکھی، جن کی تعداد بیس تک پہنچتی ہے، اس میں سے پندرہ مسانید کو محمد بن محمود خارزمیؒ نے ،، جامع المسانید،، کے نام سے جمع کر دیا ہے، جو مطبوعہ ہے۔

سوال: امام صاحب کی کتاب کے متعلق حضرت امام شافعیؒ کیا فرماتے تھے؟

جواب: امام شافعیؒ فرماتے تھے **من لم ینظر فی کتب ابی حنیفة لم یتبحر فی الفقه** جس نے امام صاحبؒ کی کتاب نہیں دیکھی وہ فقہ میں تبحر نہیں ہوسکتا۔

سوال: جامع المسانید میں کتنی روایت ہیں؟

جواب: جامع المسانید میں ستر سو دس روایت ہیں۔

کتب احادیث سے متعلق

سوال: بخاری شریف مشہور ہے، اس کا اصل نام کیا ہے؟

جواب: اس کا اصل نام "الجامع **المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه و ايامه** ہے۔

سوال: اس میں کتنی روایت ہیں؟

جواب: سات ہزار دو سو پچھتر (اور بھی اقوال ہیں)

سوال: مسلم شریف کا اصل نام بتلا سکتے ہیں؟

جواب: اس کا مختصر نام **المسند الصحيح** ہے اور پورا نام **المسند الصحيح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم** ہے۔

سوال: اس میں کتنی روایات ہیں؟

جواب: تین لاکھ احادیث کے مجموعہ سے منتخب کر کے امام مسلمؒ نے بارہ ہزار احادیث مسلم شریف میں لکھی ایک قول کے مطابق آٹھ ہزار۔

سوال: طحاوی شریف کا اصل نام کیا ہے۔

جواب: معانی الآثار، شرح معانی الآثار بھی کہتے ہیں

سوال: صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحاح ستہ سے مراد حدیث کی وہ چھ کتابیں ہیں جو داخل درس ہیں، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

سوال: کیا ان چھ کتابوں کی ہر حدیث ''صحیح'' ہے؟

جواب: ان میں صرف دو کتاب (بخاری مسلم) کی ہر روایت صحیح ہے۔ ان دو کے علاوہ میں ضعیف روایات بھی ہیں، تاہم اکثریت کے لحاظ سے صحیح کہا جاتا ہے۔

سوال: کیا ابن ماجہ میں موضوع روایت بھی ہے؟

جواب: جی ہاں اس میں سترہ روایات موضوع شامل ہوگئی ہیں

سوال: بخاری شریف کا مختصر تعارف کرائیے؟

جواب: امام بخاریؒ نے بخاری شریف ۱۶ سال میں تالیف فرمائی۔

سوال: کتنی روایات سے امام بخاریؒ نے منتخب کر کے تالیف فرمائی؟

جواب: چھ لاکھ احادیث سے۔

سوال: امام بخاریؒ کا زہد واحتیاط بتلائے؟

جواب: اولاً غسل کرتے دوگانہ نفل پڑھتے، دعا کرتے، پھر حدیث لکھتے۔

سوال: بخاری شریف کی تالیف کا آغاز کہاں کیا؟ اور ابواب کہاں لگائے؟

جواب: خانۂ کعبہ کے سامنے اس کا آغاز کیا، اور ابواب وتراجم منبر نبوی اور روضۂ اقدس کے درمیان لکھے۔

سوال: جمع روائات میں امام مسلمؒ کا احتیاط بتلائے؟

جواب: امام مسلمؒ صرف اپنی تحقیق کے مطابق حدیث نقل نہیں کرتے تھے بلکہ جس حدیث کی صحت پر مشائخ وقت کا اتفاق ہوتا، صرف اس کو ہی نقل کرتے۔

سوال: تصنیف کے بعد برائے تصدیق کن کے پاس پیش کیا؟

جواب: محدث عصر ابوزرعہؒ کی خدمت میں پیش فرمایا۔

سوال: مسلم شریف کس راوی سے مشہور ومنقول ہے؟

جواب: مشہور حنفی فقیہ ومحدث شیخ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان نیشاپوری کی سند سے منقول ہے۔

سوال: امام ابوداؤدؒ نے کتنی احادیث سے منتخب کر کے ابوداؤد لکھی؟

جواب: پانچ لاکھ احادیث سے منتخب کر کے چار ہزار آٹھ سو روایات تحریر فرمائی

سوال: ترمذی شریف کی خصوصیات بتلائے؟

جواب: بیک وقت یہ جامع بھی ہے اور سنن بھی۔

سوال: امام ترمذی کا احتیاط بتلائے؟

جواب: ترمذی شریف لکھنے کے بعد علماء حجاز، علماء عراق، علماء خراسان کی خدمت میں پیش فرمایا، جہاں سے خراج تحسین کی سند ملی۔

سوال: امام نسائی کی مشہور کتاب حدیث کا نام بتلائے؟

جواب: امام نسائیؒ نے دو سنن لکھی، ایک سنن کبری، اور ایک سنن صغری، جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ سنن صغری مجتبی کے نام سے مشہور ہے، محدثین جب مطلقاً نسائی بولتے ہیں تو اس سے سنن صغری مراد لیتے ہیں۔

مشکوٰۃ

سوال: مشکوٰۃ شریف کا پورا نام بتائے؟

جواب: مشکوٰۃ کا مکمل نام مشکوٰۃ المصابیح ہے۔

سوال: مصابیح کس کی کتاب ہے؟

جواب: علامہ بغویؒ نے مصابیح السنہ نامی کتاب لکھی، جس کو خاص انداز میں ترتیب واضافہ کے بعد خطیب تبریزیؒ نے مشکوۃ المصابیح نام رکھا۔

سوال: مصابیح السنہ میں کتنی روایات تھیں؟

جواب: ۴۴۸۴، صاحب مشکوٰۃ نے ۱۵۱۱/ روایتوں کا اضافہ کیا، گویا مشکوٰۃ میں کل روایات ۵۹۹۵/ ہیں۔

سوال: صاحب مشکوٰۃ نے مصابیح پر کن کن امور پر کام کیا؟

جواب: صاحب مشکوٰۃ نے چودہ امور پر کام کیا ہے جو مقدمۂ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں۔

سوال: درسی مشکوٰۃ کے شروع میں کون سا رسالہ ہے؟

جواب: درسی مشکوٰۃ کے شروع میں مقدمہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ ہے جو اصول حدیث پر مختصر سہل اور عمدہ رسالہ ہے۔

کتب اصول حدیث

سوال: اصول حدیث کی تین مشہور کتابوں کے نام اور مختصر تعارف بتلائے؟

جواب: (۱) تدریب الراوی.. علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تالیف ہے۔ جو نہایت مفصل اور عمدہ ہے، امام نوویؒ کی کتاب، تقریب کی شرح ہے۔ (۲) فتح المغیث.. علامہ محمد بن عبد الرحمٰن سخاویؒ کی مستند کتاب ہے جو علامہ عراقیؒ کتاب الفیہ کی شرح ہے۔ (۳) مقدمہ ابن الصلاح، اس کا اصل نام علوم الحدیث ہے۔ مگر مقدمہ کے نام سے مشہور ہے۔

سوال: تین ایسی کتابوں کے نام بتلائے جو اصول حدیث میں ہمارے اکابر کی لکھی ہوئی ہوں؟

جواب: (۱) قواعد فی علوم الحدیث یہ کتاب حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ نے لکھی ہے جو ان کی معرکۃ الآراء کتاب حدیث اعلاء السنن کا ایک جزء ہے۔ (۲) ظفر الامانی شرح مختصر الجرجانی.. یہ کتاب حضرت مولانا عبد الحئی فرنگی محلیؒ کی ہے۔ جس پر شیخ عبد الفتاح ابوغدہ نے بہت عمدہ کام کیا ہے۔ (۳) مقدمہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ.. یہ مقدمہ مشکوٰۃ شریف کے شروع میں ملحق ہے، نہایت مختصر اور عمدہ ہے اس کی کئی اردو شرحیں بھی آچکی ہیں۔

سوال: درس نظامی میں سب سے زیادہ مشہور ومقبول اصول حدیث پر کوئی کتاب کا نام بتلائے؟

جواب: نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر.. یہ کتاب حافظ ابن حجرؒ کی ہے، جس پر حضرت کو ناز تھا اور خود حضرت نے ہی اس کی شرح نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر لکھی۔

سوال: نخبۃ الفکر کی کوئی عمدہ شرح بتلائے؟

جواب: استاذ مکرم، محدث جلیل حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب زید مجدہ کی شرح تحفۃ الدرر نامی کتاب بہت ہی عمدہ اور نافع ہے۔

سوال: جدید آسان عربی میں کسی کتاب کا نام بتلائے؟

جواب: تیسری مصطلح الحدیث.. ڈاکٹر محمود الطحان کی ہے جو نہایت ہی سہل اور اسم بامسمی ہے۔

آئینۂ اصول حدیث (حصہ اول)